Why Does Rome Teach What It Does About Justification and Salvation?

By Robert L. Reymond

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

روم ایسا کیوں سکھاتا ہے جو یہ واجبیت اور نجات کے بارے کرتا ہے؟

منجانب رابرٹ ایل۔ ریمنڈ

(9/19/99فلورڈا،فورٹ لاوڈرڈیل، کیرل ریج پریسبائٹرین چرچ پر میری سنڈے سکول کی کلاس کے لیے مجھے اطلاع دینے کے بعد جو کہ واجبیت پر کونسل آف ٹرینٹ کی تعلیمات کے بارے میں تھی، تب کلاس کے اراکین میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا: ''کہ جبکہ اس کی تعلیمات بہت واضح طور پر پولس سے متعلقہ نہیں ہیں، تو پھر کیوں رومن سکھاتا ہے کہ یہ واجبیت اور نجات کے بارے کیا کرتا ہے؟'' اُس صبح میرا جواب کسی طرح پھیلا ہوا تھا: کہ روم نے اپنی روایت کی پیروی کی، اور یہ روایت بُری روایت رہ چکی ہے۔ لیکن یہ سوچتے ہوئے کہ بہت سے پروٹسٹنٹ مسیحی ہوسکتا ہے یہی سوال رکھتے ہوں، میں یہاں اپنے جواب کو مزید وسعت دے چکا ہوں۔

سولہویں صدی کے حاکمانہ اصلاحِ عمل (ریفارمیشن) کے بنیادی نقطہ نظر سے، رومن کیتھولیسیا کے سٹوریالوجی کی جگہ پر مسائل (اور یہاں بہت سارے ہیں) اختیار حاصل کرنے کے ڈنگل سے شروع ہوتے ہیں۔ پروٹسٹنٹ ازم کے پاس ایک اختیار ہے، اور یہ نئے اور پُرانے عہدناموں کا الہامی کلام ہے۔ روم کے پاس دو اختیار ہیں، کلام اور روایت، اور پروٹسٹنٹ ازم روم کی اس سمجھ کے ساتھ اور ان دونوں پر دی جانے والی تعلیم سے غیر متفق ہیں۔

کلام اور آئین (شرع)

اس کلام کے اختیار کے لیے احترام کے ساتھ، روم پُرانے عہدنامے میں بارہ اضافی اسفارِ محرفہ (''پوشیدہ،'' پھر ''غیر واضح،'' پھر ''جعلی) کو رکھتا ہے، جیسے کہ، طوبیاہ، یہوداہ، آستر کی کتاب کے چھ ایڈیشنز، سلیمان کی حکمت، یسوع کی حکمت (جسے واعظ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے)، باروک، یرمیاہ کا خط، عزریاہ کی دعا

اور تین آدمیوں کے گیت (جوایک کام کا قیاس کرتے تھے)، سوزانہ، بل اور ڈراگن، اور پہلا اور دوسرا مکابین۔ اس ایڈیوریل ''اسفارِ محرفہ'' میں بروس ایم۔میٹزگر جوکہ آکسفورڈ انوٹیٹڈ اپوکرفہ میں ہے، وضاحت کرتا ہے کہ کیسے یہ کتب روم کی طرف سے اس کے پُرانے عہدنامے کی شریعت میں شامل کیے گئے: ''چوتھی صدی کے آخر پر پوپ ڈیمسس نے جیروم کو اختیار دیا، جوکہ اُس صدی کو بہت سکھا ہوا بائبلی مفکر تھا، کہ وہ کلام کے معیاری لاطینی ورژن (لاطینی ولگیٹ) کو تیار کرے۔ پُرانے عہدنامے میں جیروم نے عبرانی شریعت کی پیروی کی اور دیباچہ کے ذریعے قارئین کی توجہ اسفارِ محرفہ کی کتاب کی علیحدہ قسم کی طرف مبذول کرائی (اس بائبل کے لاطینی ورژن کے دیباچہ میں جیروم نے پُرانے عہدنامے کی اُنتالیس کتابیں ترجمہ کرنے کے بعد کہا: ''ان کے علاوہ جو کچھ بھی باہر ہے سے اُسے اسفارِ محرفہ میں رکھا گیا ہے،'' یہ کہ، غیر شرعی کتابوں میں۔۔ آر ایل آر)۔ لاطینی بائبل کے بعد میں نقل کرنے والے ہمیشہ جیروم کے پیش لفظ کو منتقل کرنے میں پرواہ نہیں کرتے تھے، اور قرونِ وسطیٰ کے دوران مغربی کلیسیا نے ان کتابوں کا پاک کلام کے طور پر لحاظ رکھا۔ (اس کے طویل اجلاسوں میں سے ایک پر جوکہ 8 اپریل 1546 میں واقع ہوا، جس میں صرف 53 کلیسیا کے اعلیٰ عہدیداران نے شکرت کی، اُن میں سے کوئی مفکر نہیں تھا جنہوں نے تاریخی علوم میں کوئی امتیاز کیا۔ آر ایل آر)۔۔ کونسل آف ٹرینٹ نے فرمان جاری کیا (اس کے ''سکروسنا میں) کہ پُرانے عہد نامے کی شریعت اُنہیں شامل کرتی ہے (ماسوائے منسیا کی دعا اور 1 اور 2 اسدرس کے)۔ (اور، میں شاید شامل کرسکتا، ٹرینٹ نے کسی ایک کو بُرا بھلا کہنا جاری رکھا جو 'ان باقی کتابوں کو، ان کے تمام حصوں کو قبول نہیں کرتا تھا، جنہیں مروجہ طور پر کلیسیا میں پڑھا جاتا تھا اور جو لاطینی ولگیٹ میں، مقدس شریعت کے طور پر پائے جاتے تھے۔

اس فرمان کی تصدیق ویٹیکن اول نے کی (1870)۔۔ (آر ایل آر)۔ لاطینی ولگیٹ عبارت کے بعد میں آنے والے ایڈیشنز، جنہیں رومن کیتھولک کلیسیا کی جانب سے قانونی طور پر منظور کیا گیا تھا، ان کتابوں کے حامل تھے جوکہ پُرانے عہدنامے کی کتابوں کے تسلسل کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ تاہم طوبیاہ اور یہودیت نحمیاہ کے بعد تھے، سلیمان کی حکمت اور واعظ سلیمان کے گیتوں (غزل الغزلات) کے بعد تھے، باروک (یرمیاہ کے خط کے بعد 6 باب کے طور پر) نوحہ کے بعد تھا، اور 1 اور 2 مکابین پُرانے عہدنامے کی کتابوں کا اختتام تھا۔ (میٹزگر بھی یہ غور کرسکتا تھا کہ عزریاہ کی دعا اور تین جوانوں کے گیت کو دانی ایل 3:23 اور 3:24 کے درمیان رکھا گیا، صفن یاہ دانی ایل کے شروع پر رکھا گیا جوکہ باب نمبر 1 کے تعارف کے طور پر تھا (یہ تبدیلی تھیوڈوشن کی یونانی عبارت اور قدیم یونانی، کوپٹک، اور عربی ورژن سے تھی) یا 13 باب کے طور پر دانی ایل کے اختتام پر (یہ تبدیلی سپٹوجینٹ اور لاطینی ولگیٹ کی تھی) اور بل اور ڈرگن کو دانی ایل یونانی رسم الخط میں دانی ایل 12 کے قریب تھا اور یہ دانی ایل 14 کے طور پر لاطینی ولگیٹ میں تھا، جو کہ صفن یاہ 13 باب کے طور پر تھا۔ آر ایل آر)۔ نئے عہدنامے کے بعد اپینڈکس میں منسیا کی دعا اور 1 اور 2 اسدرس شامل تھا، جوکہ شرعی معیار کے بغیر تھا ۔۔۔ تاہم رومن کیتھولکس ان کتابوں اور ان کے حصوں کو مکمل شرعی ہونے کے طور پر قبول کرتے ہیں جسے پروٹسٹنٹس اسفارِ محرفہ کہتے ہیں (ماسوائے منسیا کی دعا اور 1 اور 2 اسدرس کے، جو ان دونوں گروپوں کو غیر مستند ہونے کے طور پر دیکھا جاتا ہے)''۔ اُفسیوں کو مہیا کردہ)(1)

ہم کیسے اس سب کا جواب دیں گے؟ شروع کرنے کے لیے، ان غیر مستند کتابوں کو زبردستی یونانی میں لکھا گیا تھا (طوبیاہ، یہودایت، واعظ، باروک کا حصہ، اور 1 مکابیوں یہاں استثناء ہیں، جنہیں عبرانی میں لکھا گیا تھا، یا جو کم از کم ارامی میں تھیں)۔ مسیح سے پہلے گزشتہ دو صدیوں کے دوران اور مسیحی دور کی پہلی صدی میں، عبرانیوں کے بہت عرصہ بعد پُرانے عہدنامے کی شریعت کو مکمل کیا گیا تھا۔ دلچسپ طور پر، یہ کتابیں بذاتِ خود، شروع سے لیکر آخر تک، یہودی تاریخ دان جوزیفس (اپیون کے خلاف، 1.8) کے دعویٰ کی گواہی دیتی ہیں، کہ 'انبیا کا درست تسلسل' پُرانے عہدنامے کے عبرانی آئین کے قریب ہونے کے بعد ٹوٹ چکا تھا۔ کہیں یہ جملہ نہیں پایا گیا کہ، ''پس خداوند نے کہا،'' جوکہ پُرانے عہدنامے میں بہت زیادہ رونما ہوتا ہے۔ لہذا، فلسطینی یہودیوں نے ان غیر مستند کتابوں کو شریعت کے طور پر کبھی قبول نہیں کیا تھا، اُن کی شریعت بنیادی طور پر ایسے ہی تھی جیسے آج پروٹسٹنٹ پُرانا عہدنامہ ہے (دیکھیے جوزیفس، اپیون کے خلاف، 1.41، بابلی تالمڈ، یوما 9 بی، سوٹا 48 بی، سنہڈرن 11 اے)۔ نہ ہی یسوع اور نہ ہی نئے عہدنامے کے مصنفین نے

ان کتابوں میں سے حوالہ دیا ہے۔ جب پولس کا اعلان ہوا تب یہودی "خدا کے کلام" پر قابض تھے (رومیوں 2:3)، وہ کامل طور پر اُن اسفارِ محرفہ سے مستثنیٰ تھا۔

لیسن ایل۔ تر چر کے مطابق، جے آر، یونانی زبان میں توریت سے، پہلے مسیحی الیگزنڈرین جیوش (یہودی) کا عبرانی پُرانے عہدنامے کا ترجمہ محض ایک قدیم ورژن تھا جس میں ایک رسم الخط روایت یا اسفارِ محرفہ کی دیگر کتابیں شامل تھیں۔ اسے کچھ مفکرین کی راہنمائی "الیگزنڈرین شریعت" کی طرف کرنا تھی جو یہودیوں میں برابر اختیار رکھتا تھا جس کا تعلق "فلسطینی شریعت" سے تھا۔ لیکن، آ سچر لکھتا ہے، جبکہ فیلو آف الیگزنڈریا "ان فلسطینی شریعت کی شرعی کتابوں میں سے بہت زیادہ حوالے دیتا ہے، اُس نے کبھی بھی اسفارِ محرفہ کی کسی کتاب سے حوالے نہیں دیا۔" مزید براں، اکیولیا کا یونانی ورژن، اگرچہ یہ اسفارِ محرفہ کا حامل نہیں ہے، اسے دوسری صدی میں الیگزنڈرین یہودیوں نے قبول کیا تھا اور جیروم ایسا کہتے ہوئے الیگزنڈرین ورژن میں اسفارِ محرفہ کی موجودگی کی وضاحت کرتا ہے کہ الیگزنڈرین یہودی جن میں پُرانے عہدنامے کا ایڈیشن شامل ہیں دونوں شرعی کتابیں اور وہ کتابیں جو کہ "ساوی" ہیں (یہ کہ، جنھیں گراں قدر قیاس کیا گیا اگر چہ وہ الہامی نہیں ہیں (2) جبکہ یہ سچ ہے کہ یونانی زبان کی توریت نے ابتدائی کلیسیا اور شاگردوں کی غیر قوموں میں اُن کی خدمت کے لیے یونانی "بائبل" کے طور پر خدمت کی، یہاں اس کی کوئی گواہی نہیں جیسا کہ میں نے کہا، نئے عہدنامے کا لکھاری ان غیر مستند کتابوں میں سے کسی سے بھی حوالہ دیتا ہے۔

یہ کتابیں تاریخی طور پر جغرافیائی طور پر بہت زیادہ غلط اور نا درست ہیں۔ ان دو واضح نقائص یا غلطیوں کا قیاس کیجیے:

1۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ طوبیاہ 1: 4۔5 میں جیر وبعام اول کے زیر سایہ بادشاہی کی تقسیم، جو کہ 931 قبل از مسیح میں واقع ہوئی، یہ اُس وقت رونما ہوئی جب طوبیاہ بہت "جوان تھا"۔ لیکن طوبیاہ کو نوجوان اسرائیلی اسیر بھی کہا جاتا ہے جو آٹھویں صدی قبل از مسیح میں شلمنسر کے ماتحت نینواہ میں رہ رہا تھا۔ اسے اُسے ایک "نوجوان" بناتا تھا جو کہ اسوریوں کی اسیری کے وقت 200 سال کی عمر کا تھا اور یہ اسرحدّون کے دورِ حکومت میں رہتا تھا (680۔668 بی سی) لیکن طوبیاہ 14 :11 کے مطابق جب اُس وقت مرا جب وہ 158 سالوں کا تھا (لاطینی عبارت کے مطابق، جب وہ مرا وہ 102 برس کا تھا)۔

2۔ یہودیت 1:1 بیان کرتی ہے کہ نبوکدنضر نے نینواہ پر اسوریوں پر حکمرانی کی جب ارفکسد نے مادیوں پر اکبطانہ میں حکمرانی کی۔ لیکن نبوکدنضر نے نینواہ پر اسوریوں پر حکومت نہیں کی، وہ نیو بابلی سلطنت کا دوسرا بادشاہ تھا جو بابل پر حکومت کر رہا تھا۔ ارفکس نادیدہ ہے۔

وہ یہ بھی تعلیمات دیتے ہیں جو الہامی کلام کے ساتھ عدم مطابقت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر 2 مکابیوں 12: 43۔45 مُردوں کے لیے دعاؤں اور نذرانوں کے موثر ہونے کو سکھاتی ہیں۔ واعظ 3: 30 سکھاتی ہے کہ خیرات دینا گناہ کا کفارہ دیتی ہے اور غلاموں کے لیے ظلم کو کم کرتی ہے (33: 26، 28) سلیمان کی حکمت روانی یا ظہور کی تولیم دیتی ہے (7۔25) اور روحوں کے پہلے سے وجود رکھنے کی افلاطونی تعلیم (8: 18۔20)۔

لہذا، ولندیزی (ڈچ) بائبل اینٹورپ (1526) پر جیکب ون لاؤسلڈ نے شائع کی جہاں اُس نے ملاکی کے بعد اسفارِ محرفہ کتابوں کو رکھا اور اس حصے کی شناخت "کتابیں جو کہ شریعت کا حصہ نہیں ہیں، ایسا کہتے ہوئے کہ یہ عبرانیوں میں یہودیوں کے درمیان یہ نہیں پائی جاتی" کے طور پر کی۔ سوس جرمن بائبل کے چھٹے والیم کو (1527۔1529) میں اسفارِ محرفہ کتابوں کو پانچویں والیم میں رکھا گیا، چھوٹا صفحہ جسے یوں پڑھا جاتا ہے: "یہ کتابیں ہیں جو کہ جنھیں قدیم لوگوں کی جانب سے بائبل کے طور پر شمار نہیں کیا گیا، نہ ہی عبرانیوں میں پائی گئی ہیں۔" الہامی غلطیوں سے پاک کلام کی طرف مڑنے سے متعلق، مارٹن لوتھر اپنی ترجمہ کردہ بائبل (1534) میں پُرانے اور نئے عہدناموں میں ایک مرتبہ پھر ان غیر مستند کتابوں کو بعنوان "اسفارِ محرفہ" کے طور پر شامل کرتا ہے، یہ کہ، وہ کتابیں جو پاک کلام کے مساوی نہیں ہیں اور اس کے باوجود پڑھنے کے لیے مفید اور اچھی ہیں۔" بائبل کا انگریزی ترجمہ کرنے والا مائلز کورڈیل (1535) میں انہیں "اسفارِ محرفہ" کے عنوان سے اُسی حالت میں رکھتا ہے۔ کتابیں اور صحیفے جو آباو اجداد کے درمیان تھے اُن کا شمار بائبل کی دیگر کتابوں کے ساتھ نہیں کیا گیا، نہ ہی یہ پُرانے عہدنامے کی شریعت میں پائے گئے ہیں۔" چرچ آف انگلینڈ کے اُنتالیس مضامین (1562)

اسفارِ محرفہ کے بارے بیان کرتے ہیں: ''اور دیگر کتابیں (جیسے جیروم نے کہا) جو کلیسیا کرتی ہے مثال کے طور پر زندگی کے بارے پڑھتی ہے، اور آداب کی ہدایت کے بارے، لیکن یہ اُنہیں کسی تعلیم پر لاگو کرنے کے لیے کام نہیں کرتی'' اور ویسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھ (1648) بیان کرتا ہے کہ'' کتابیں جنہیں عموماً اسفارِ محرفہ کہا گیا ہے، نہ تو الٰہی الہام ہیں، اور نہ ہی کلام کا حصہ ہیں، اور اسی لیے خدا کی کلیسیا میں با اختیار نہیں ہیں، نہ ہی منظور شدہ ہیں، یا اُن کا استعمال دیگر انسانی تحروں کے ساتھ ہے'' (1.3)[3]

پھر، روایت پر اس کے نظریات کی وجہ سے روم کلام کی عظیم صفات کو بھی رد کرتا ہے جسے پروٹسٹنٹ ازم بڑی عزت کے ساتھ رکھتا ہے، جیسے کہ، کلام کے آئین، اس کی ضرورت، اس کی تصدیق، اس کا کافی ہونا، اس کی صراحت، اور اس کا حتمی ہونا۔ لہٰذا تاریخی پروٹسٹنٹ ازم اور رومن کیتھولک ازم ایک ہی بائبل کو نہیں بانٹتے، خواہ یہ وسیع ہو یا شدید ہو۔ پروٹسٹنٹ ازم کے لیے اکیلی بائبل (سولا سکرپچر) ایمان اور عمل کے تمام معاملات میں سراسر موزوں اور موزوں ہے، رومن کیتھولک ازم کے لیے اس کی وسیع بائبل (اور یہ اس میں کسی بھی دیے گئے بیان پر لاگو ہوتا ہے) ہی صرف اختیار اور معنی رکھتی ہے جسے رومن کلیسیا اسے دینے کا احاطہ کر چکی ہے۔

روایت:

ہم اس کی روایت کے احترام کے ساتھ، جسے پروٹسٹنٹ ازم اس کے اختیار کے طور پر اسے رد کرتا ہے، روم اصرار کرتا ہے کہ اس کے روایتی اعمال اس کے کلام کے مساوی ہیں اور یہ کہ چرچ کو اس کی پرہیز گاری کے احساس اور احترام کے ساتھ روایت کو عزت دینی چاہیے جیسے یہ پُرانے اور نئے عہد ناموں کے لیے محسوس کرتی ہے[4] بہت چالاکی کے ساتھ، کیتھولک کلیسیا کی مسیحی تعلیم (1994) شرعی مکاشفہ (جو کہ ناقابلِ اعتراض طور پر مستند ہے اور روم کی اپنی روایات کے درمیان امتیاز کرتے ہوئے دھبے ڈالتی ہے (جو کہ غیر شرعی اور اسی لیے غیر مستند ہیں) جب اسے کیتھولک چرچ کی مسیحی تعلیم میں بیان کیا جاتا ہے:

''روایت یہاں ایک سوال ہے جو شاگردوں کی طرف سے آتا ہے اور اُس پر ہاتھ رکھتا ہے جسے وہ یسوع کی تعلیم اور مثال سے حاصل کرتے ہیں اور اُس سے جو اُنہوں نے روح القدس سے سیکھا ہوتا ہے۔ مسیحیوں کی پہلی نسل ابھی تک تحریری نئے عہد نامے کو نہیں رکھتی تھی، اور نیا عہد نامہ خود رایت کے عمل کو بیان کرتا ہے'' (پیراگراف 83)۔

بیشک، یہ سچ ہے، کہ پہلے مسیحیوں کے پاس تحریری نیا عہد نامہ نہیں تھا، لیکن اُن کے پاس پُرانا عہد نامہ تھا اور الہامی شاگرد جو اُن کے درمیان تھے موجود تھے تا کہ اُنہیں مستند الہامی ہدایت دیں جس کا حوالہ ''روایات'' کے طور پر دیا جاتا تھا (ناس پراڈوس، لغوی طور، ''گزری ہوئی چیزیں'') 2 تھسلنیکیوں 2:15 میں۔ لیکن یہ دیو ہیکل منطق میں کودنا ہے اور الٰہیات میں اور سادہ طرح دعویٰ کرنے کے بدترین ابہام میں، کیونکہ یہاں ''رسولی روایت'' کے طور پر ایک چیز تھی جو نئے عہد نامے کے دور میں براہِ راست رسولوں سے آ رہی تھی، جس کی حقیقت یہ تھی کہ ''روایت'' واجبیت روم کے بڑھنے والے دعوے کا عمل تھا،'' قائم رہنے والی روایت کا عمل''، جس میں اس کی شراکت موجودہ دور کے ساتھ ہے جس کا اختیار سب سے بڑھ کر کلام کے اختیار پر ہے۔

بیشک، کلام اور روایت کے اس دوہرے اختیار کے درمیان مسئلہ یہ ہے کہ، کلام درحقیقت روایت کی مواد کو منظم نہیں کر سکتا (اور درحقیقت نہیں کرتا) نہ ہی اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ اس روایت کے نظریے کے ساتھ ہ، جسے روم کے نظریہ کو دیا گیا ہے اُس زندہ آرگنزم کے طور پر جس میں اس کی صلاحیت ''روایت کی برطرفی'' کے طور پر ہو۔ جیسے چارلس ایلیوٹ نے بیان کیا: ''۔۔۔ جتنا زیادہ ہم باخبر ہیں، یہاں اُس خلاصے کس پر کلیسیا روایت کے تحت ایمان رکھتی ہے اس کی اشاعت کی حالت نہیں ہے۔''[5] نتیجے کے طور پر، کیونکہ رومی روایت ہمیشہ تعلیمات کو شامل کرنے میں آزاد رہی ہے جو کہ کلام کی تعلیم کے لیے تضاد ہیں جب یہ الٰہی اختیار کا دعویٰ کر رہی ہوتی ہیں جو یہاں بُری روایت بنتی ہیں جیسے کہ حالیہ تاریخ کے طور پر یہ تصدیق کرے گی (1854 میں پاپائی اصولوں کو جو بید اغ حمل میں پڑنے کے لیے تھے قیاس کیجیے، 1870 میں پاپائی ہدف، اور 1950 میں مریم کی ذمہ داری) کے لیے

تھا اُس میں کلیسیا کو ہر اختراع کو جو ہر چیز کو مجروع کرتی ہے چھوڑنا تھا، جبکہ پروٹسٹنٹ ازم کو باضمیر طور پر دو میں سے ایک ''ناگزیر میڈیا جو الہامی مکاشفہ کے لیے تھا'' چھوڑنا تھا، کہ پروٹسٹنٹ ازم ممکنہ طور پر مسیح کی کلیسیا نہیں ہو سکتی، جب حقیقت میں کونسل آف ٹرینٹ نے خود رائے کو پیش کیا گیا جو موجودہ دور کے لیے ہے جو ''لوگوں کی روایات'' سے مسیحی ایمان کو گمراہ کرتا ہے۔

پاپائی عصمت (بے خطا)

اس سے پہلے کہ ہم مزید کچھ کہیں میں پاپائی عصمت کی رومی تعلیم پر بات چیت کرونگا، جو کہ اس کی روایت کا ایک بڑا پہلو ہے اور یہ ، رومن کیتھولک ایمان کے لیے بڑے طریقے سے حصہ ڈالتا ہے، جو کہ چرچ کی روایت کے اختیار کے لیے ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا جو ابتدائی زنامہ وظلی سے تھی اُس کی یہ لڑائی تھی کہ متی 16 :18 میں یسوع نے یہ بیان کیا کہ پطرس کو پہلا پوپ (بلاشبہ روم کا) بننا تھا اور یہ مسیحی ایمان کا اعلیٰ راہنما ، اور یہ کہ اُس کا یہ اعلیٰ پن روم کے ہر بشپ کے لیے منتقل ہونا تھا جس کو اُس کا جانشین بننا تھا۔ یہ تنازعہ ڈرامائی طور پر روم میں مقدس پطرس بریسکلا کے بڑے مقبرے کے نیچے لاطینی کندہ کاری کے ساتھ قبضہ میں ہونا تھا: اور یہ ٹو ایس پیٹرس، ایٹ سُپر ہینک پیٹرام ایڈیفیکو بو ایکسلسام ایم [6] تھا۔ لہذا، رومن کیتھولک بلٹی مور مسیحی تعلیم بیان کرتی ہے مسیح نے اپنی کلیسیا میں مقدس پطرس کو خاص طاقتیں دی اُسے رسولوں کا سربراہ مقرر کرتے ہوئے اور اُسے ساری کلیسیا کے لیے ایک بڑا اُستاد اور حکمران مقرر کیا۔ مسیح کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ ساری کلیسیا کے بڑے اُستاد یا حکمران کی خاص طاقت کو صرف مقدس پطرس نے ہی عمل میں لانا تھا، بلکہ اِس طاقت کو اُس کے جانشینوں، پوپ، روم کے بشپ تک آنا تھا، جو زمین پر مسیح معاون ہے اور کلیسیا کا تاہل دید سربراہ ہے' [7]

رومن کیتھولک کلیسیا اس اصول کو دعویٰ کرتے ہوئے عمل میں لاچکی ہے اپنے اُس اختیار کے لیے کہ جو لوگوں کے ضمیروں کو جکڑتا ہے اور وہ ایسا کلام کی تشریح سے کرتا ہے، جس میں اُن نئی تعلیمات کا اضافہ کرتا ہے جو کلام میں سکھایا نہیں گیا، اور کلام کی واضح تعلیم کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ ایسا ہو چکا ہے، جیسے کہ ہمیں اصلاح دی جا چکی ہے، دوسرے رسولوں میں سے امتیازی رسول پطرس سے اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ رسولی اختیار روم کے بشپوں میں جاری رکھتا ہے۔

اب یہ سچ ہے کہ نئے عہدنامے کے دور کے ابتدائی سالوں میں پطرس رسولوں کے درمیان راہنما تھا۔ اس معاملے کو بنایا جا سکتا ہے کہ وہ کچھ سمجھ میں '' برابری میں پہلا'' تھا [8] مندرجہ ذیل معلومات کا قیاس کیجیے ۔ یہاں چار اناجیل میں پطرس کے لیے تقریباً 140 حوالہ جات ہیں، 30 اور ہیں جو دوسرے رسولوں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ وہ نئے عہدنامے میں دی جانے والی بارہ رسولوں کی فہرست سربراہ کے طور پر ہے (متی 10 :2) [یہاں متی کے '' پہلے'' پر غور کیجیے]، مرقس 3 :16، لوقا 6 :14، اعمال 1 :13)، اور وہ شاگردوں کے ''اندرونی دائرہ'' میں شامل ہے (پطرس، یعقوب اور یوحنا)، جو کیا ہی کئی معجزات کا گواہ تھا جیسے کہ یسوع کی تبدیلی صورت: وہ بہت سے موقوں پر رسولوں کے لیے بولنے والے شخص کی مانند ہے (متی 15 :15، 17 :24۔25، 19 :27، یوحنا 6 :68۔69)، یہ وہی ہے جو یسوع کے ساتھ سمندر پر چلا (متی 14 :28۔29)۔ یہ وہی ہے جسے یسوع نے ''اپنے بھائی کو مستحکم'' کرنے کا اختیار دیا (لوقا 22 :32)۔ اعمال 1 میں وہ یہوداہ کی جگہ کسی ایک کے انتخاب کرنے کا انچارج تھا، یہ وہی ہے جس نے اعمال 2 میں پنتیکوسٹ کے دن پہلا ''مسیحی واعظ'' دیا، جس پر اُس نے بہت سے یہودیوں کو منتقل کیا، یہ اُس کی سرگرمیاں تھیں (یوحنا کے ساتھ) جسے لوقا اعمال کے پہلے حصے میں شمار کرتا ہے، یہ وہی تھا جسے خدا نے مشنری کے طور پر چنا جسے اعمال 10 میں غیر اقوام کی نجات کی خاطر کرنیلیس کے گھرانے کے لیے اس خاص عمل کو کرنا تھا، اعمال 15 میں یروشلیم پر اکٹھے ہونے پر یہ اُس کی پہلی گواہی تھی جسے لوقا کی طرف سے بیان کیا گیا، اُس کا نام پولس کی ''سرکاری فہرست'' میں اُن کے لیے سب سے پہلے ظاہر ہوتا ہے جن کے لیے یسوع مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد ظاہر ہوا (1 کرنتھیوں 15 :5)، اور پولس یروشلیم پر اُس کا حوالہ کلیسیا کے ''ستون'' (سٹولس) کے طور پر دیتا ہے (گلتیوں 2 :9)۔ یہ سب تصادم کے بغیر ہے۔ لیکن پطرس کی فوقیت کے لیے روم کی سمجھ کے استخراج کے لیے، جو اُس سے بالاتر ہے جو در حقیقت نیا عہدنامہ اس بارے سکھاتا ہے، متی 16 :18 (روم اس کی حالت کوئی متعلقہ آیات کے

ساتھ سہارا دیتا ہے جیسے کہ لوقا 22: 31۔32 اور یوحنا 21: 16) کچھ ایسا کہنے کے لیے آیت دیتا ہے جو یہ درحقیقت نہیں کہتی۔ آیت کے لیے ایسی بڑے تعلیمی بھار کو برداشت کرنے کے لیے، رومن کیتھولک دلائل سے ثابت کرنے والوں کو لازما مندرجہ ذیل چیزوں کو شرعی طور پر بیان کرنا چاہیے اور اُن کا خود رائے پسندی سے حق نہیں جتانا چاہیے:

دعویٰ (قول) 1۔ یہ کہ اُس کے لیے اس حوالے "یہ چٹان" میں اُس کی وضاحت جس میں یسوع نے ذاتی طور پر پطرس کی طرف اشارہ کیا اُس رسول کے طور پر جو دیگر رسولوں کے لیے مکمل ممانت کے طور پر تھا،

دعویٰ (قول) 2۔ یہ کہ نرالا پن جو نئے عہدنامے میں رسولی خدمت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور خاص طور پر پطرس کے اس معاملے میں تبدیل کیا جا سکتا تھا، یہ کہ منتقل ہونے والا تھا، اُس کے "پاپائی جانشینوں" کے لیے اور درحقیقت اُس کے جانشینوں کی منتقلی کے لیے، اور یہ کہ بمثال رسولی اختیار جس کے دوسرے رسول بھی مالک تھے اُنہیں منتقل نہیں کیا جا سکتا تھا، ایسا کہتے ہوئے کہ یہ اُن کے جانشینوں کے لیے، غیر منتقل شدہ تھا،

دعویٰ (قول) 3۔ یہ کہ یسوع کا درحقیقت پطرس کے لیے وعدے کا ارادہ پطرس کے لیے "پاپائی جانشینوں" کو بڑھانے کا تھا جو کلیسیا کے پورے عرصے میں زمانے کے آخر تک تھا، اور

دعویٰ (قول) 4۔ یہ کہ پطرس کے لیے یسوع کا وعدہ، جبکہ یہ تاریخی طور پر ہو سکتا تھا یا ہونا چاہیے تھا "پاپائی جانشینوں" کے لیے اسے بڑھاتے ہوئے، اسے جغرافیائی طور پر بڑھایا نہیں جا سکتا تھا لیکن ایک بشپ کے لیے اس منتقلی کو روکا جا سکتا تھا جو بہت سے شہروں کے درمیان صرف ایک خاص شہر کی خدمت کر رہا ہو جس میں پطرس نے بلاشبہ خدمت کی ہو، جیسے کہ، روم کے بشپ کے لیے۔ کیلون اس نقطے کو اس طرح کرتا ہے: "کس حق سے (خاص) جگہ کو اس عظمت کے لیے باندھنا ہے جسے جگہ کا ذکر کیے بغیر دیا گیا ہو؟" (انسٹیٹیوٹ، IV۔ vi۔ 11)۔

رومن کیتھولک دلائل سے ثابت کرنے والے بھی تاریخی طور پر بیان کرنے کے قابل ہیں کہ پطرس درحقیقت روم کا پہلا بشپ بنا تھا اور اس کا سادہ طرح پُر تکبر طور پر دعویٰ نہیں کرتا ہے۔ لیکن حقیقتیں کیا ہیں؟ ارنیس اور ایوسبس آف قیصریہ دونوں نے لائنس بنایا، جس کا 2 تیمتھیس 3: 21 میں ذکر کیا گیا، روم کا پہلا بشپ [10] یہ کہ مر چکا ہے، اُس قدیم روایت کے طور پر، جس کا روم میں واضح امکان ہے (دیکھیے 1 پطرس 5: 13 جہاں "بابل" کو ہموار طور پر اُن تبصرہ نگاروں نے روم کے لیے استعارے کے طور پر سمجھا)، لیکن اُس نے درحقیقت کبھی کلیسیا کے لیے پادری کا کام نہیں کیا تھا یہاں اودھم مچانے والی من گھڑت کہانی ہے جس کی بہت سے صادق منکرین رومن شراکت کے ساتھ پہچان کریں گے۔ جیروم کی ایوبیس کے لیے لاطینی ترجمہ (لیکن یہ ایوبیس کی یونانی نقل نہیں ہے) قلمبند کرتا ہے کہ پطرس پچیس سالوں کے لیے روم میں خدمت کی، لیکن اگر فلپ سکاف (اس کے ساتھ ساتھ بہت سے کلیسیائی تاریخ نویسوں کو) کو یقین رکھنا تھا، تو اسے ایک شاندار تاریخی غلطی ہونا تھا" [11]

پولس نے روم کی کلیسیا کو 57 بعد از مسیح کے وقت اپنا خط لکھا، لیکن اُس نے خط پطرس سے مخاطب نہیں کیا، یا یہ کہ کہیں اُس کی طرف حوالہ تھا اس کے پاسٹر کے طور پر۔ اور آخری باب میں اُس شاہی شہر میں چھبیس خاص دوستوں کے زیادہ کو سلام اور حال احوال بھیجتا ہے لیکن وہ پطرس کا ذکر نہیں کرتا جسے ایک بڑی نظر کی غلطی ہونا تھا، بلاشبہ پطرس کے لیے ہتک یا بے عزتی، اگر درحقیقت پطرس اُس وقت رومن چرچ پر حکمرانی کر رہا تھا۔ پھر بعد میں جب پولس خود روم میں تھا، اُس شہر میں سے اُس نے چار خط لکھے جب وہ 60۔62 بعد از مسیح میں پہلی دفعہ قید میں ڈالا گیا جب وہ "اُن سب کو خوش آمدید کہہ رہا تھا جو اُس کے پاس آتے تھے" (اعمال 28: 30)، اور 64 بعد از مسیح میں اُس کی دوسری باری قید میں ڈالے جانے کے دوران اُس کا آخری خط، جس میں اُس نے اپنے خطوط میں روم کے دس خاص لوگوں کو خیر مقدم کیا، دوبارہ وہ یہاں پطرس کا ذکر نہیں کرتا ہے۔ یہاں تقریباً سات سالہ (57۔64 بعد از مسیح) وقت کا دورانیہ ہے جس وقت پولس اپنے آپ کو دونوں خط و خطابت کرنے والے اور سکونت پذیر ہونے والے طور پر جوڑتا ہے، لیکن وہ ایسا ایک بھی لفظ نہیں کہتا جس سے اُسے یقین ہو کہ پطرس روم میں تھا۔ ہمیں پولس کی خاموشی سے کیا سمجھنا ہے؟ اور اگر پطرس روم میں تھا اور سادہ طرح اُس کا ذکر پولس کے ان خطوط

میں نہیں پایا جاتا، تو ہمیں اُس کے بارے کیا نتیجہ اخذ کرنا ہے جب پولس فلپیوں سے مخاطب ہوتا ہے: "کیونکہ کوئی ایسا ہم خیال میرے پاس نہیں (تیمتھیس کے علاوہ) جو صاف دلی سے تمہارے لیے فکرمند ہو۔ سب اپنی اپنی باتوں کی فکر میں ہیں نہ کہ یسوع مسیح کی" (فلپیوں 2: 20-21)، یا جب وہ بعد میں تیمتھیس کو لکھتا اور کہتا ہے: "صرف لوقا میرے ساتھ ہے۔۔۔ میری پہلی جواب دہی کے وقت کسی نے میرا ساتھ نہ دیا بلکہ سب نے مجھے چھوڑ دیا" (2 تیمتھیس 4: 11، 16)؟ لیکن ہمیں روم میں گلتیوں 2: 7-8 میں پولس کے بیان کی روشنی میں پطرس کے حصے پر بڑھتی ہوئی خدمت کو بیان کرنا تھا کہ مبلغ کو یہودیوں کے لیے مشنری کوششوں کے ساتھ پطرس پر بھروسہ رکھنا تھا؟ کیا ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ پطرس اس بھروسے کے لیے نافرمانبردار رہا؟

میرا خیال نہیں۔ محض جیسے پولس نے کلیسیاوں کے لیے اپنے کئی خطوط لکھے جنہیں وہ چاہتا تھا، لہذا یہ ظاہر ہوتا تھا کہ پطرس بھی، بابلیوں سے منتشر یہودی مسیحیوں کے لیے لکھا جانے والا خط (1 پطرس 1:1 میں ڈیاس پورا کے اپنے استعمال کو دیکھیے) پُنطُس، گلتیہ، کپدکیہ، آسیہ اور بتھنیہ، میں لوگوں کو لکھتا تھا جہاں اُس نے بشارت دی تھی۔ ایک جھلک جسے ہم پولس کی تحریروں سے رکھتے ہیں جو اس بارے میں ہے کہ پطرس کہاں ہے اور اسکی خدمت کو 1 کرنتھیوں 9:5 میں پایا گیا ہے جہاں وہ صلاح دیتا ہے کہ کیفا، اُس کی بیوی اُس کے ساتھ (دیکھیے متی 8: 14)، سفری مبشرِ انجیل ہے اُس بھروسے کو یجاتی ہے جو دوسرے رسولوں کو دیا گیا تھا۔ اِس معلومات سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں، کہ اگر پطرس درحقیقت روم پہنچا جیسے کہ روایت کہتی ہے، تو پھر اُس کا مقصد بہت حد تک کلیسیا کے لیے توجہ دینا تھی نہ کہ عام مُلاقات پر، اور اُسے وہاں اپنی موت سے کچھ عرصہ پہلے پہنچنا تھا، جو روایت کے مطابق نیرو کی ایذا رسانی کے دوران رونما ہوا۔

رومن کیتھولک دلائل پیش کرنے والے بھی اسے مخاطب کرنے کے قابل ہیں، جو مندرجہ ذیل سوالوں سے، موزوں لوگوں کے لیے اطمینان بخش ہے:

سوال نمبر 1:۔ کیوں مرقس (8: 27-30) اور لوقا (9: 18-21)، جبکہ وہ بھی یسوع اور پطرس کے مابین قیصریہ فلپی کی بات چیت کو بیان کرتے ہیں، اُس سارے حوالے کو ترک کرتے ہوئے جو یسوع کی بات چیت کا ہے جو پطرس کو دوسرے رسولوں پر اُس کی بیان کردہ فوقیت کو دیتا ہے، یہ نقطہ جو روم کے لیے ہمارے خداوند کی تعلیمی خدمت کا دل اور مرکزی نقطہ ہے بیان کرتے ہیں؟

سوال نمبر 2:۔ اِس آدمی کی حرکات وسکنات میں انجیل کے خالص پن اور لگاتار ہونے کی ضمانت اور بے خطا ہونا کہاں پایا جاتا ہے؟ یہ جواب نہیں دے گا، جیسے رومن دلائل دینے والے کرتے ہیں، کہ پطرس جو اُس نے سکھایا اُس میں بے خطا تھا ایکس کیتھڈرا اور اُس کے حصے پر یہ غلطیاں اُس شخص کی حقیقی یکتائی کو گناہ آلود انسانیت کے ساتھ نشاندہی کرتی ہیں۔ کیونکہ "حرکات وسکنات الفاظ کی نسبت زیادہ بلند آواز سے بولتے ہیں،" اور یقیناً پطرس کے آخری حوالہ دیئے گئے نمونے میں جو اُس کی طرف سے کسی وضاحتی الفاظ کی وجہ سے اس کے ساتھ تھا اطاکیہ کی کلیسیا کے لیے اُس کا عمل تھا، جس نے فضل کی انجیل کے خالص پن سے بے وفائی کی، جس عمل نے پولس کی عوامی سرزنش کو مختار نامہ تھا۔

سوال نمبر 3:۔ کیوں قیصریہ فلپی کے واقعہ کے بعد شاگردوں کا اپنے درمیان کہ اُن میں سے بڑا کون ہے کے لیے جھگڑا ہو سکتا تھا (متی 18: 1، 20: 20-28، لوقا 22: 24)؟ ظاہری طور پر وہ اُسے نہ سمجھے جو یسوع کا بیان پطرس کے لیے بیان دیا گیا تھا جو اُن پر اولیت کے لیے تھا۔ اور اگر مسیح درحقیقت اپنے قیصریہ فلپی کے اعلان سے یہ ارادہ رکھتا کہ پطرس کو اُس کا عہدیدار اور تمام مسیحیت برادری کا راہنما ہونا تھا، تو کیوں اُس نے ایک ہی دفعہ رسولوں کی اِس اُلجھن کو دور کیوں نہ کر دیا اور اُن سب کو بہت سید حا سید ھا بتاتے ہوئے؟

سوال نمبر 4:۔ کیوں پطرس ہی کو، اگر وہ کلیسیا کا سربراہ تھا، یروشلیم کی کلیسیا کے راہنماوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا اُس کی تحقیق کرنے کے لیے جو سامریہ میں ہو رہا تھا (اعمال 8: 14) بجائے اِس کے کہ وہ سامری احیاتِ نو کی تحقیق کے لیے کسی اور کو بھیجتا؟

سوال نمبر 5:۔ کیوں دوسرے رسولوں اور بھائی چارے کو عام طور پر یہ محسوس کرتا تھا کہ وہ کرنیلیس کے واقعہ میں پطرس کے مبتلا ہونے کا چیلنج کر سکتے تھے اگر وہ درحقیقت کلیسیا کا مخالفت کے بغیر اور بے خطا سربراہ تھا (اعمال 11: 1-18)؟

سوال نمبر 6:۔ کیوں پولس یروشلیم کی مادر کلیسیا میں پطرس کو صرف ایک ''ستون'' کے طور پر اور دوسری بار اس کے لیے یعقوب کی فہرست دیتا ہے (گلتیوں 2:9)؟

سوال نمبر 7:۔ اعمال 15 میں کیوں یروشلیم کی کونسل پر، جس پر یعقوب کا ظاہری طور پر احاطہ تھا، یہ پطرس کا پہلا مقرر ہے، جس کا کسی مباحثے میں خاص استحقاق کا قیاس نہیں کیا گیا، اور نہ ہی اس کونسل کے صدر کا؟ کیوں یہ سارا معاملہ سادہ طرح پطرس کو نہیں بلکہ کونسل کو دیا گیا، اور کیوں اس کا فیصلہ ''پطرس'' کی طرف سے دیے جانے کی بجائے ''رسولی'' فرمان تھا؟

سوال نمبر 8:۔ کیوں پولس یروشلیم کی قیادت کے لیے کہہ سکتا ہے (یعقوب، پطرس اور یوحنا) جو ''کوئی چیز دکھائی دیتے تھے'': ''جو وہ کچھ بناتے تھے مجھے اس سے کچھ فرق نہیں، خدا طرفداری نہیں دکھاتا'' (6:2)؟

سوال نمبر 9۔ اگر پطرس روم کا پاسٹر اور بشپ تھا، تو کیوں جیسے رومن کیتھولک کلیسیا برقرار رہتی ہے، اور اگر یہ پولس کی قائم کردہ مشنری مداوات تھیں کہ ''انجیل کی منادی کی جائے جہاں مسیح کو نہیں جانا جاتا تھا، تاکہ میں کسی دوسرے کی بنیاد پر عمارت نہ بناؤ'' (رومیوں 15:20، دیکھیے 2 کرنتھیوں 10:16) میں نے پوچھا، کیوں پولس یہ اعلان کرتا ہے کہ اُس کی خواہش تھی کہ وہ روم آئے اور اُس کا بہت مرتبہ یہاں آنے کا مقصد تھا (لیکن ایسا کرنے سے پہلے منع کیا جا چکا تھا) ''تاکہ میں تمہیں ایک خاص روحانی تحفے سے سرفراز کروں جو تمہیں مضبوط بنائے'' اور ''اس کے لیے مجھے تمہارے درمیان کٹائی کرنا ہوگی جیسے میں نے غیر قوموں کے درمیان کی'' (رومیوں 1:11۔ 13)؟ کیا پولس کے حصے پر روم میں اس طرح کی سرگرمی کو دونوں اُس کی اپنی مشنری پالیسی سے انکار اور پطرس کے لیے بے عزتی کا باعث نہیں ہوتا تھا، جو اُس وقت روم کا پاسٹر (خادم) تھا؟

سوال نمبر 10:۔ کیوں پطرس اپنے آپ کو سادہ طرح ''یسوع مسیح کا رسول'' کے طور پر بیان کرتا ہے، اُن ''بہت سے زندہ پتھروں'' میں سے ایک (لیتھیو زونٹس) اور دوسرے ایلڈرز کے ساتھ ''ساتھی ایلڈرز'' (سمپر سبیوٹرس) (1 پطرس 1:1، 1:5)؟

سوال نمبر 11:۔ اگر پطرس اُس وقت کلیسیا کا زندہ، زمینی سربراہ تھا تو کیوں مکمل طور پر اعمال 15 کے بعد لوقا کے اعمال سے غائب ہوتا تھا، اُس کے لیے بہت کم حوالہ جات کے ساتھ، اُس کے اپنے دو خطوط کے علاوہ، باقی سارے نئے عہد نامے میں؟

سوال نمبر 12:۔ اگر وہ پہلا پوپ تھا تو کیوں پطرس رومن کیتھولک تعلیم کی تردید کرتا ہے یہ کہ نفس پروری کی خرید کسی ایک کے لیے گناہوں کی معافی لائے گی اور پیاروں میں سے کسی ایک کو مقامِ کفارہ کے لیے آزاد کرے گی جب وہ اعلان کرتا ہے کہ ''یہ ہلاک ہونے والی چیزوں جیسے کہ سونا اور چاندی کے ساتھ نہیں تھا کہ آپ چھڑائے گئے۔۔۔ بلکہ ایسا مسیح کے قیمتی خون کے ساتھ ہوا'' (1 پطرس 1:18۔ 19)؟

سوال نمبر 13:۔ اگر وہ پہلا پوپ تھا تو کیوں پطرس رومن کیتھولک تعلیم کی تردید کرتا ہے کہ کاہنانہ برادری کے لیے عام لوگوں کی ضروریات کو خدا اور اُن کے درمیان غور و خوص کرنا جب وہ سکھاتے ہیں کہ مسیح میں اُس کے سب پڑھنے والے ''پاک کہانت'' ہیں (1 پطرس 2:5، ہیراٹیوما ہیجن) اور ''شاہی کہانت'' (1 پطرس 2:9، بیسلیون ہیریٹیوما) ہیں جو مسیح کے وسیلہ خدا کے ساتھ براہ راست رسائی رکھتے ہیں؟

سوال نمبر 14:۔ کیوں 1 پطرس 2:13 میں، پطرس مخالف رومی تعلیم کو سکھاتا ہے کہ لادین معاملات میں بادشاہ کا اختیار، نہ کہ اُس کا ''اعلیٰ'' (ہپر پچونٹی) ہے؟

سوال نمبر 15:۔ کیوں 1 پطرس 3:12 میں پطرس، رومی مخالف تعلیم سکھاتا ہے، کہ مسیحیوں کو مریم اور دوسرے مقدسین کی وساطت سے خدا کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ خدا خوشی سے اپنے سچے بچوں کی دعاؤں کو سُنتا ہے جب وہ دعا کرتے ہیں: ''خدا کی آنکھیں راستبازوں پر ہیں، اور اُس کے کان اُن کی دعاؤں کے لیے پوری توجہ رکھتے ہیں''؟

سوال نمبر 16:۔ 1 پطرس 3:18 میں، کیوں پطرس پاک ماس کے متعلق رومی تعلیم کے خلاف سکھاتا ہے اُسے مسیح کی دوبارہ قربانی کے ضروری اور لازمی

ہونے کے طور پر یہ کہ مسیح ''ایک بار سب کے گناہوں کے لیے مرا (ہیپکس)، ناراستوں کے لیے راستباز، تا کہ آپ کو خدا کے پاس لایا جائے''؟

سوال نمبر 17:۔ کیوں پطرس کے ابتدائی مواد (لٹریچر) میں پولس کو اکثر پطرس کی مانند احترام ملا، اس حقیقت کو قبول کردہ منجانب رومن کیتھولک منکرین؟

سوال نمبر 18:۔ کیا یوحنا ''محبوب شاگرد'' اور اصل شاگردوں میں سے ایک ہوتا تھا، جو ظاہری طور پر پطرس کے بعد تک زندہ رہا، اُسے روم کے بشپ کے طور پر ہوتا تھا (لینس یا کلیمنٹ؟) جو شرعی طور پر پطرس کے ''تخت'' کا جانشین تھا؟

سوال نمبر 19:۔ کیوں کیلسٹس اول سے پہلے رومن بشپ (وفات 223 بعد از مسیح) نہیں تھا جو کہ بہر کیف ماڈل ازم کی بدعت کا روپ تھا، وہ متی 16 کے اقتباس کو رومن بشپ کی فضیلت کی حمایت میں استعمال کرتا ہے، اور جب اُس نے ایسا کیا تو کیوں ٹرٹولین کے طور پر کچھ نمایاں ہم رُتبہ والوں سے اُس کی سرزنش کی گئی جنہوں نے پوری طرح اس نظریے کو رد کر دیا کہ یسوع کا ایسا کہنا بعد میں سب بشپس پر لاگو ہوتا ہے، اور فرمیلین، کپدکیہ میں قیصریہ کا بشپ، جس نے اس نظریہ کی مخالفت کی کہ رومن بشپ ہی پطرس کے ''تخت'' کا جانشین ہے؟

سوال نمبر 20:۔ اس سے ایک بڑا سوال پیدا ہوتا ہے جیسے کہ، آیا کہ روم کا چرچ بلاشبہ با اثر تھا، کیوں یہاں مسیحی دور کی پلی دو صدیوں میں نشان نہیں ہے کہ بقیہ چرچ کی پہچان رومن کلیسیا کے لیے سب سے اعلیٰ کے طور پر ہوئی جس کے لیے باقی کلیسیا نے روم کے لیے دعویٰ کیا یا مسیحیت کے اقتدار اعلیٰ کی پہچان کی؟[13] ؟

سوال نمبر 21۔ کیوں پہلی چار ایکومیکل کونسلز، جو چوتھی صدی میں دور، اور پانچویں صی میں دو واقع تھیں (جن کے تعلیمی فیصلہ جات جو عام طور پر ہر جگہ مسیحیوں نے قبول کر لیا تھا، جن میں پروٹسٹنٹس شامل تھے) نہ ہی وہ کچھ ایسا کرتے یا کہتے تھے جو رومن کیتھولک بشپ کے اقتدار اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن لئی نمونوں میں اس کے برعکس تھے جو در حقیقت روم کے بشپ کی طرف سے قوانین یا شریعت میں منظور کیے گئے تھے (یا اس کے ایجنٹس سے) جن کی مخالفت یا پروٹسٹ کیا گیا، ایسی پہلی کونسل کے ساتھ جو مفصل طور پر رومن کیتھولک بشپ کی برتری کا دوتھی لیٹرن کونسل کے ہونے کا دعویٰ کرتی ہے جو 1215 بعد از مسیح میں پوپ اینوسنٹ تھرڈ کے زیر سایہ رونما ہوئی؟

سوال نمبر 22:۔ کیسے رومن کیتھولک الٰہیات اس سارے معاملے میں ''نتیجے کا دعویٰ کرنے'' یا ''سوال کی بھیک مانگنے'' (پیٹیو پرنپسی) کے الزام سے بچتے ہیں جب یہ بُلند تابل سوال اصول کا تقاضا کرتا ہے (جس کی بنیاد تشریح پر ہوتی ہے جسے چرچ میں فادرز کی چھوٹی اقلیت تصدیق کرتی ہے) جیسے کہ، یہ رومن بشپ کی خود خدمت کرنے کے اصول کی فضیلت ہے، اس کے دعوے کی بنیاد کسی دعویٰ کیے جانے والے اصول پر ہے، جس میں رومن بشپ کی ساری کلیسیا پر فضیلت شامل ہے؟

ایسا کہنا بیکار ہے، میرے خیال میں متی 16 کی رومنی شرح اور تاریخی طور پر قائم کردہ اصول چرچ کی دُنیا میں با اختیار فضیلت کا دعویٰ ہے جسے سادہ طرح شرح کے طور پر بیان کیا گیا اور خود کلام سے اسے قائم رکھا گیا۔ پاپائی بے خطا ہونے کا روم کا دعویٰ اُن بڑے مذاقوں میں سے ایک ہے جس پر مسیحیت اقرار کر رہی ہے[14] جو بقیہ ساری مسیحیت آرتھوڈکس اور پروٹسٹنٹ کا دعویٰ کرتے ہیں جسے عام اور قانونی طور پر رد کر دیا گیا تھا، جس پر بقیہ روم کا نجات کا متبرک نظام چلتا ہے جو کہ اس مال گزاری کا بڑا آلہ ہے[15]

روم کا پاپائی بے خطا ہونے کا دعویٰ بھی چرچ کی تاریخ میں بہت سی معنی خیز مخالف گواہیوں کا ادوھم مچانے کے طور پر رد کیا جاتا ہے۔ جب کہ یسوع نے کہا اس پتھر پر'' (ٹوپیٹ ٹی پیٹرا) وہ اپنی ''کلیسیا'' بنائے گا، آیا یہ فقرہ پہلے ہونے والے واقع کو بیان کرتا ہے جسے پطرس نے ذاتی طور پر اور تجر دپسندی سے لیا اور کس سمجھ سے یسوع کو پطرس پر اپنی ''کلیسیا'' (اجتماع) کو بنانا تھا جو کہ کلیسیا میں شروع ہی سے ناقابل قیاس تصادم کے معاملات رہے ہیں۔

رومن کیتھولک آرچ بشپ پیٹر رچرڈ کنرک نے ویٹکن اول کو دینے کے لیے ایک کاغذ تیار کیا (1870)،[16] جس میں اس نے نوٹ کیا کہ لفظ ''چٹان'' کی پانچ تشریحات قدیم طور پر واقع ہوئی تھیں۔

(1) پہلا یہ اعلان کرت ہے کہ کلیسیا پطرس پر بنائی گئی تھی، جسے سترہ فادرز کے ساتھ مدد کے لیے جوڑا یا ملایا گیا تھا۔

(2) لفظوں کی دوسری سمجھ تمام رسولوں کی طرف حوالہ دے رہی ہے، پطرس سادہ طرح سردار ہے، آٹھ فادرز کی رائے۔

(3) تیسرا دعوی کہ الفاظ کو ایمان پر لاگو ہوئے جس کا پطرس نے اقرار کیا، اُن کی چوالیس فادرز نے حمایت کی، اُن میں سے کچھ بوہت اہم اور نمائندگان تھے۔

(4) چوتھے یہ اعلان کیا یہ یسوع کے الفاظ کو اس طرح سمجھنا جاتا تھا کہ کلیسیا کو اُس پر بنایا گیا تھا، جو کہ سولہ فادرز کا نظریہ تھا۔

"(5) لفظ ''چٹان'' کی پانچویں سمجھی جانے والی اصطلاح اُن کی اپنی وفاداری پر لاگو ہوتی ہے، جو مسیح پر ایمان رکھتے ہے، اُس کے بدن کی ہیکل میں زندہ پتھر بنے، یہ رائے محض چندلوگوں (فادرز) کی ہے (107۔108)۔

یہ صفات دکھاتی ہیں کہ وہ نظریہ جو ممکنہ طور پر روم کے لیے معمول بنا جو کہ ایک قدیم کلیسیا میں اقلیتی نظریہ تھا، جو فادرز کے مشورہ کردہ 20 فیصد سے ہوا، اور یہ یقین سے بعید ہے۔ اِس قدیم روایت کے لیے رومی بیان کیا ہے ؟ یہ بیشک روم کے لیے اس مقام پر اس روایت کی پیروی کرنا مناسب نہیں لگتا۔

قدیم رائے، اوریجن کے اس انتشار کے نمونے، اس عبارت کے روحانی ارادے اور خط کے درمیان غیر معمولی امتیاز پیدا کرتے ہیں، جو یہ ترغیب دیتے ہیں کہ خط کے مطابق یسوع کی وضاحت میں چٹان پطرس کی طرف اشارہ ہے جبکہ روح ہر ایک کے ذہن میں تھا جو اُس کی مانند بنا جیسے پطرس تھا [17] ٹرٹولین نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا کہ کھولنے اور بند کرنے کی طاقت پطرس کو دی گئی تھی اور یہاں اسے رومن کے بشپ کے پاس نہیں پہنچایا گیا تھا [18] سائپرین نے کہا کہ یسوع جب پطرس سے بات کر رہا تھا تو وہ شخص کی ساری جماعت کے ساتھ مخاطب تھا، وہ کہتا ہے، بعد میں اُس نے سب شاگردوں کو عزت اور طاقت، دونوں کے ساتھ سب کچھ وقف کر دیا۔'' وہ اس کی بات بھی کرتا ہے کہ یسوع نے خاص طور پر پطرس سے بات کی محض کلیسیا کے اتحاد کی ضرورت کی نشاندہی کرنے کے لیے [19] کریسوسٹم، نے جورجی آف نیسا، ایسوڈور آف پلاسیم، لاطینی فادر ہلری، اور بعد میں یونانی فادرز تھیوڈروٹ، تھیوفنس، تھیوفلکٹ، اور جان آف ڈمشکس، کی پیروی کی، جنہوں نے کہا کہ یسوع کی وضاحت میں ''چٹان'' پطرس کے ایمان کا اعتراف تھا۔ بعد ازاں آگسٹین یہ یقین رکھتا تھا کہ چٹان پطرس نہیں بلکہ مسیح تھا [20]

زمانہ وسطی کے دوران رومن بشپ نے باقاعدگی کے ساتھ متی 16 کو استعمال کیا رومی دعوے کو ساوی فضیلت کے لیے جب کوئی دوسری سمجھ ممکن نہیں تھے۔ لیکن ریفارمیشن کے وقت لوتھر اس مقام پر آگسٹین کے پاس واپس لوٹا (''چٹان، خدا کا بیٹا، یسوع مسیح خود ہے اور کوئی دوسرا نہیں)۔ اور اکسایا کہ پطرس کا چٹان کی مانند ہونا ایسی صفت ہے جو اُس کی شخصیت پر لاگو نہیں ہوتی بلکہ مسیح پر اُس کے ایمان پر ہوتی ہے جو کہ چٹان تھا [21] کیلون بھی یہ کہتا ہے کہ چٹان مسیح تھا اور پطرس کو ''چٹان'' کے طور پر مخاطب کرنا مسیح کے دونوں پطرس اور تمام دوسرے ایمانداروں سے مخاطب ہو رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس سمجھ کے ساتھ کہ مسیح پر ایمان رکھنے کی بنیاد کلیسیا کے فروغ پانے پر ہے [22] زونگلی نے سکھایا کہ پطرس محض اُس کی طرح کا تھا جو مسیح پر اپنے پکی چٹان کے طور پر ایمان رکھتا تھا [23] ایسا بے خوف وخطر کہا جا سکتا ہے، میرا خیال ہے، کہ تمام ریفارمز ایمان رکھتے تھے کلیسیا کی حقیقی چٹان یسوع مسیح ہے، پطرس کے'' چٹان بننے کے ساتھ اُس کی شخصیت کے لیے عزت کا باعث نہیں بلکہ اُن سب کے لیے جو اپنا بھروسہ یسوع پر اپنے مسیحا اور خدا کے طور پر رکھتے ہیں۔

اس رائے کو دیتے ہوئے، اس بیان سے یسوع کا کیا مطلب تھا؟ میں اپنے یسوع، الٰہی مسیحا کے لیے دلیل دے چکا ہوں: نئے عہدنامے کی گواہی جو کہ بائبل میں سے پڑھے جانے والے کسی حصے کے تحقیق شدہ ہونے کے لے ہے۔ میں نے ایسے ہی کام سے یہ ثابت کیا کہ اُس کے اس اقرار سے جو طرس نے کیا یہ اُس کا احساسِ جرم ہے کہ بہت لمبے عرصے سے کیے ہوئے پُرانے عہدنامے کا مسیحا ہے اور خدا کا الٰہی بیٹا ہے [24] میں نے یہاں اس کی نشاندہی کی ہے کہ یہ پطرس کی وضاحت کے جواب میں ہے کہ ''تو مسیحا ہے، زندہ خدا کا بیٹا!'' تو یسوع نے پطرس کو جواب دیا جب اُس نے ایسا کیا: ''اور

میں تُجھ سے کہتا ہوں کہ تُو ''پطرس'' ہے (سو ی) [لغوی طور پر چٹان]!'' اور میرا خیال ہے کہ اس پر غور کرنا اہم ہے کہ اُس کی پطرس کے لیے یہ وضاحت یسوع کے تجویز کرنے کے لیے موزوں نام کا استعمال نہیں ہے، بلکہ، اُس نے اُسے دو القاب سے منسوب کیا، پہلا کام کرنے والا مسیحا) اور دوسرا انٹولوجیکل (زندہ خدا کا بیٹا) دوسرے الفاظ میں، یسوع کا شاید ایسا کرنے کا ارادہ تھا کہ نہیں ''تُو پطرس ہے'' بلکہ یہ کہ ''تُو چٹان ہے!'' جس وضاحت سے میں یہ صلاح دیتا ہوں کہ وہ اُس کا یہ مطلب ہوگا کہ، ''تُو (درحقیقت) چٹان ہے (مجھے بیان کرتے ہوئے جیسے تُو نے کیا) میں تُجھ پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔'' میں صلاح دونگا کہ اُس کا ایسا کہنے کا ارادہ تھا کہ پطرس کی مانند تھا (چٹان جیسا'' جو اُس کی اُس کے لیے مسیحا اور زندہ خدا کے بیٹے کے طور پر وضاحت تھی۔ اس کا یہ مطلب ہوتا تھا، کہ چٹان بذاتِ خود جو کلیسیا کے لیے ہے وہ مسیح کی اپنی مسیحائی ہوتا تھی اور اُس کا اپنا الٰہی وجود جو کہ خدا کی دوسری شخصیت ہے، جیسے پولس کو بعد میں خط میں لکھنا تھا: ''کوئی آدمی اُس پر بنیاد نہیں رکھ سکتا جسے اُس ایک نے رکھ دیا ہے، جو کہ یسوع مسیح ہے'' (1 کرنتھیوں 3:11، 1 کرنتھیوں 10:4 بھی دیکھیے''۔ اور چٹان مسیح ہے (ہی پیٹرا ڈی این ہو کرسٹوس'') میں ایسا ہی پطرس کے لیے اقرار کر رہا ہوں کہ وہ خود ایک ''چٹان'' تھا۔

بیشک، یہ سراسر ممکن ہے کہ یسوع یہ کہنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ پطرس پر وہ اپنی کلیسیا بنائے گا (میرا خیال ہے کہ بعض اوقات ہمارا ''پروٹسٹنٹ'' اسے قبول کرنے میں نا رضامند ہوتا کہ جو کہ رومن دلیل سے ثابت کرنے والوں کے ہاتھ میں تھا)، اس کا امکان کہ اگلی آیت سے حاصل ہونے والی حمایت جہاں یسوع نے پطرس کے لیے اعلان کیا کہ ''میں تجھے (واحد) آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دونگا [25] اور جو کچھ (واحد) زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھل جائیگا'' (16:19۔ [26] لیکن کس سمجھ میں؟ جب کوئی ایک اس تفصیل میں ہوتا ہے کہ یہ اختیار دوسرے رسولوں کو بھی دیا گیا تھا اور اُس کی تعلیمی کلیسیا کی بنیاد بنی (افسیوں 2:20)، اس کے مقابلے میں یسوع کی آرزو مندی کی تعبیر سراسر ممکن ہے۔

پطرس کا یسوع کے مسیحا ہونے اور زندہ خدا کا بیٹا ہونے کا اقرار نے ،باپ کی طرف سے اُس کے لیے یہ عیاں کیا کہ، یہ پطرس کے ''چٹان'' ہونے کے طور پر مسیح کے حوالے سے خارج نہیں ہوسکتا۔ پطرس کے ذاتی طور پر ایک انسان کے ہونے ناطے نہیں بلکہ ایک اقرار کرنے والے رسول کے طور پر، اُس کا اقرار جو اُس نے خاص طور پر کیا، جیسے کہ، یسوع کے مسیحا ہونے اور زندہ خدا کا بیٹا ہونے کے بارے سچائی کو عیاں کیا کہ یہ کلیسیا کی بنیاد کی چٹان (پتھر) ہے۔ یہ تشریح اِس اقتباس کے نتیجے کا تقاضا کرتی ہے (متی 16: 22۔ 23)۔ یہاں یسوع پطرس کو ایک اور نام سے پُکارتا ہے: شیطان۔ جیسے پطرس ہی پطرس نے باپ کی جانب سے الہام سے یہ بات کی، وہ اب ابلیس کے منہ کا حصہ بنتا ہے۔ یسوع کے مسیح ہونے اقرار کرنے سے کہ وہ چٹان تھا، آزمائش میں یسوع کو صلیب سے انکار کروانا تھا وہ شیطان ہے۔ اُسے شیطان کہنا محض براہ راست اس بہکاوے کے بے حوالہ تھا۔ اِس سے الگ ہو کر یہ نام لاگو نہیں ہوتا یسوع یہ اعلان نہیں کر رہا ہے کہ پطرس ایک شیطان ہے اُس کے لیے جو اُس کی ذاتی صفات ہیں، نا ہی اُس کے کردار میں شیطانیت ہے۔ پطرس شیطان ہے جیسے وہ شیطان کے لیے بات کرتا ہے۔ [اِس کے مطابقت کی ضرورت ہوگی) پطرس چٹان ہے جیسے وہ خدا کے لیے کہتا ہے'' [27]

یہ دکھاتا ہے کہ پطرس محض اپنے کام میں ''چٹان'' تھا جیسے اقرار کرنے والے رسول خدا کے کلام کی بات کرتے ہیں۔ جب وہ (یا کوئی پوپ) خدا کے کلام کے علاوہ کچھ اور اختیار کے ساتھ کہتے ہیں، وہ چٹان نہیں بلکہ ''شیطان'' بنا (ہوسکتا ہے کہ ہم بھی نہیں ''مخالفِ مسیح''؟)

مزید براں، اس تعلق میں یہ غور کیا گیا ہے کہ بقیہ شاگردوں کے لیے (متی 18:1) بعد کے آیام میں یسوع نے اُنہیں وہی بادشاہی کا اختیار دیا جو اُس نے پطرس کو دیا تھا جب اُس نے کہا تھا، ''میں تم سے سچ کہتا ہوں (جمع) جو کچھ تُم (صیغہ جمع) زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر باندھا جائے گا اور جو کچھ تُم (جمع) زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھولا جائے گا'' (18:18)۔ اُس نے ایسا ہی اپنے جی اُٹھنے کے وقت پر کیا جب اُس نے ''سانس پھونکی (دس رسولوں پر) اور کہا، ''روح القدس لو۔ جو گناہ تُم (صیغہ جمع) معاف کرو گے، وہ معاف کیے جائیں گے، جو گناہ تُم (جمع) قائم رکھو گے وہ قائم رکھے جائیں گے'' (یوحنا 20:22۔ 23)۔ ہمیں دوسرے رسولوں کے لیے اُس کے کنجیوں کے وعدے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ میری صلاح ہے کہ یسوع اسے اُن بعد کے

موقعوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا جسے پولس کو بعد میں صاف طور پر بیان کرنا تھے، جیسے کہ مسیح کی کلیسیا کو "رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر بنا تھی" خود یسوع مسیح کو کونے کے سرے کا پتھر بنا تھا" (افسیوں 2:20، دیکھیے 1 کرنتھیوں 4:10)، اور جو یوحنا کو علامتی طور پر مکاشفہ میں بیان کرنا تھا کلیسیا کو مسیح کی "دلہن" کے طور پر۔ "اور شہر کی دیوار پر بارہ بنیادی پتھر تھے، اور اُن پر برہ کے بارہ رسولوں کے نام لکھے ہوئے تھے" (مکاشفہ 21:14)۔

مختصر یہ کہ نئے عہدنامے کی تعلیم پطرس کے لیے اُن اصل بارہ میں سے یقینی فضیلت کو دیتی ہے، لیکن اس فوقیت میں، جیک ڈین کنگ بری کے جُملے کو استعمال کرتے ہوئے، یہ دکھائی دیتا ہے کہ "نجات کو تاریخی ہونا تھا" یہ کہ، پطرس "نجات کی تاریخ" کے خاص ٹائم فریم کے دوران اپنے مقام میں سب سے بڑا تھا جہاں وہ رہتا تھا [28] نیا عہدنامہ صرف اُسی پر کلیسیا کی بنیاد کی مزاحمت نہیں کرتا ہے بلکہ کلیسیا کو ساری رسالت پر پاتا ہے، اُن کی شخصیات پر نہیں بلکہ کلیسیا کے لیے اُن کی خدمت کے لیے اُن با اختیار تعلیم دینے والے اساتذہ کی مانند جو یسوع کے بارے سچائی کا اقرار کرتے ہیں۔ میں اس کلام کے مواد سے یہ نتیجہ اخذ کرونگا کہ یہاں کوئی مختار نامہ نہیں ہے جو یسوع کے ان الفاظ میں "پطرس کی کُرسی" کے فضیلت کے لیے روم کے اصول کے لیے ہے۔

پھر ہم متی 16:18 میں یسوع کے اجتماع یا "کلیسیا" کے بارے حفاظت کے ساتھ کیا کہہ سکتے ہیں؟ پہلے، رسول یسوع کے کلیسیا کو بنانے کے بارے بات کرنے میں کسی مشکل کا ادراک کرتے ہوئے ظاہر نہیں ہوئے [29]۔ نہ ہی اُنہوں نے اسے بالکل نیا یا عجیب تصور پایا ہے۔ اسے یقیناً اُس حقیقت کی تلاش کرنا تھی جس میں اِس تصور کی جڑیں پُرانے عہدنامے میں اسرائیل کو بیان کرنے کے لیے تھیں جسے خدا کی "جماعت" یا "اجتماع" کہا گیا۔" دوسرے، یہ حتمی طور پر یسوع ہے، لوگ نہیں، جو اپنی کلیسیا (چرچ) "تعمیر" کریں گے۔ بالکل جیسے ایک تعمیر کرنے والا اپنا گھر بناتا ہے، ایسے ہی یسوع اپنی کلیسیا (چرچ) بنائے گا۔ تیسرے، اُس کی "عمارت" خاص طور پر اُس کی "ہیکل" ہے (افسیوں 2:20۔21)، جو ناقابلِ فتح ہے: عالم ارواع کے دروازے (موت کی طاقت) اِس پر غالب نہ آئیں گے [30] چوتھے، وہ اسے "چٹان" پر بنائے گا جو اُس کی اپنی شخصیت ہے مسیحا اور خدا کے الٰہی بیٹے کے طور پر وہ چٹان جو اُس کے اور اُس کے شاگردوں کے با اختیار تعلیم دینے کے انداز سے آتی ہے۔ پانچویں، اُس کی اکلیسیا، اُن کی بنتی ہے جو پطرس کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اپنا مسیحائی کردار اور الٰہی بیٹا ہونے کا اقرار کرے "مسیحا کی کلیسیا کے طور پر" چھٹے، اُس کی کلیسیا کو اختیار کا وسیلہ بنا تھا (دیکھیے "آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں) جو اس پورے زمانے میں آسمان کا احاطہ کریں گے (دیکھیے "ہونگیں" باندھے ہیے (یہ کہ "قائم رکھنے سے" غیر منتخب شُدہ لوگوں کے گناہوں سے ایسا "موت کی بو" سے ہوگا (2 کرنتھیوں 2:16) جو کہ منادی کیے جانے کی انجیل یا کلیسیائی نظم وضبط، اور کھولنا (یہ کہ "معاف کرنا") اُن چُنے ہوئے لوگوں کے گناہوں کو "زندگی کی خوشبو" کے لیے جس کا تعلق اُس کے ساتھ تھا (2 کرنتھیوں 2:16) اُسی انجیل کے لیے جو کلیسیائی نظم وضبط کی منادی کرتی ہے۔ آخرکار، یہ حقیقت کہ "اُس کی کلیسیا کے بنیادی کے پتھروں کو" آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دینا اشارہ کرتا ہے کہ یہاں اُس کی کلیسیا اور خدا کی بادشاہت کے درمیان براہ راست تعلق ہے۔ دوسرے الفاظ میں مسیح کے لیے اپنے بچانے والے ایمان کو اُس کے سپرد کرنے سے جس کی حمایت رسولوں کی تعلیم کے ساتھ ہوئی، کوئی ایک مسیح کی کلیسیا میں داخل ہوتا ہے جو کہ اُن لوگوں کے درمیان خدا کی بادشاہی کا موجودہ توبہ کرنے والا انداز بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے پولس نے بعد میں لکھا: "(باپ) ہمیں تاریکی کے غلبے سے آزاد کرتا ہے، اور ہمیں اپنے بیٹے کی محبت کی بادشاہت میں منتقل کرتا ہے" (کلسیوں 1:13)۔

مرتد فادرز

اس سب کا نتیجہ، اور اور یہ اس اصل سوال کے لیے میرے جواب کا پہلا نصف حصہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ روم کی سٹوریا لوجی کی تعلیم کی بنیاد بنیادی طور پر کلام کے اوپر نہیں بلکہ اس کی اپنی بے خطام، ناقابلِ ترمیم "روایت پر ہے، جو اصل میں شروع سے بڑی غلطی کو آشکارہ کرتی ہے۔

اس آخری مشاہدے سے ہم کلاس کے اراکین کے اصل سوال کے لیے اپنے جواب کے دوسرے نصف حصے پر پہنچ چکے ہیں، کیونکہ یہ چرچ کی تاریخ کی

افسوس ناک حقیقتیں ہیں، جن کا تعلق اس راویت کے ساتھ ہے، پوسٹ اپاسلک زمانے سے آگے چرچ زیادہ سے زیادہ سنجیدہ سٹوریالوجی غلطی میں بڑھتا گیا ،فضل اور ایمان کوشریعت کو دے دیا گیا اور نیک اعمال کا نجات کے لیے اعلان کیا گیا۔ کینتھ اسکوٹ کرک لکھتا ہے: ''کہ مقدس پولس کی غضبناک حیرانی نے مسیحی کلیسیا کی باتوں کی یاد تازہ کی اُس یہودی مذہب کی شرعی روح کے لیے۔وہ آدھی صدی یا ایک پوری صدی تک زندہ رہا، اُس کی حیرانی کا سبب بہت زیادہ بڑھ گیا۔ گلتیوں کی مثال کو ساری مسیحی کلیسیا پر اثر کرنے والے طور پر خیال کیا جاتا تھا، جو کہ اصل مسیحیت کو بیان کرنے کی نسبت تھوڑی اور دلچسپی رکھتا تھا جس میں مکمل طور پر قانون اور فرمانبرداری، اجر اور سزا پائی جاتی تھی'' [31]۔

جے۔ایل ۔نیو بہت محتاط طور پر رسولی فادرز کی دستاویز لکھتا ہے کہ کیسے جلدی سے پولس کے زمانے کے بعد بغیر کسی شک کے یہودی ہیلنسٹک اثرات جو بغیر کوشش کے پلیگین کے دل میں تھے جو اُن کی سٹوریالوجی پر منادی اور تحریروں پر زور دیتے تھے اور زیادہ سے زیادہ انسانی کاموں پر انحصار کرتے تھے اور اس کیساتھ اُن کے میرٹ اور اخلاقیات پر [32] جے۔این۔ڈی۔ کیلی ایسے ہی نتیجے پر پہنچتا ہے [33] رچرڈ لولیس اس کی تصدیق کرتا ہے: ''کہ دوسری صدی کی ابتدا میں یہ واضح تھا کہ مسیحی اپنے بارے سوچ رہے تھے جو پاک صاف بننے کے ساتھ واجب ٹھہرائے جاتے تھے، جنہوں نے اپنے مسیح کے قانون کی اصل فرمانبرداری کے مطابق ایسا کیا۔'' [34] اور تھامس ایف۔ٹورنس، رسولی فادرز میں فضل کی تعلیم میں کہتا ہے کہ سارا کام رسولی فادرز کے مواد میں ہے، جسے ایسے کہا جاتا ہے کہ بارہ رسولوں میں، کلیمنٹ کا پہلا خط، اگنیشیس کے خطوط، پولی کراپ کا خط، برنباس کا خط، کلیمنٹ کا دوسرا خط، یہ ادراک کرنے کے لیے کہ کیسے اور کیوں اتنا بڑا انتشار پیدا ہوا اُس نئے عہدنامے کی تعلیم سے جو اُن کی نجات کی سمجھ میں رونما ہوا، جو کہ ایسا کہنے کی تحقیق سے نتیجہ نکالتا ہے کہ: ''رسولی فادرز میں فضل بنیادی کردار نہیں رکھتا تھا (جیسے یہ نئے عہدنامے میں رکھتا تھا)۔اُن کے لیے، مسیحی زندگی کے پیش از وقوع خیالات، دھوکہ دہی والا عمل نہیں تھا جو انسانی زندگی سے الگ تھا اور اسے مکمل طور پر خدا کو دینے کی بنیاد پر رکھا گیا تھا۔

جس نے اس کی سراسر پیش روی کی وہ نئی زندگی کے لیے خدا کا بُلاوہ تھا جو کہ سچائی کو عیاں کرنے کے لیے اُس کی فرمانبرداری میں تھا۔فضل، جتنا زیادہ اسے قبضے میں کیا گیا، ایسا کرنے کے لیے بہت ذیلی تھا۔اور اس طرح مذہب خدا کے لیے انسان کے اعمال کی اصطلاحات میں ایک بنیادی خیال تھا، جو واجب ٹھہرائے جانے کے لیے، انسان کے لیے خدا کے اعمال کی اصطلاحات میں جس نے اُسے خدا کے ساتھ ہمیشہ کے لیے درست طور پر رکھا۔

''۔۔نجات ضروری ہے، اُنہوں نے ایسا سوچا، یقیناً ایسا الٰہی معافی سے ہو لیکن توبہ کرنے سے، نا کہ صرف مسیح کی موت سے۔۔۔اور یہ ہمیں بالکل نئی حال میں رکھتا ہے جس میں اکیلا ایمان ہی انسان کو بچاتا ہے، اور جس کے وسیلہ یہی انسان کو راستی کے ساتھ مسیح کی محبت کو مجبور کرنے کیلئے آزاد ہے۔اسے رسولی (اپاسلک) فادرز نے نہ سمجھا، اور یہ اُن کے مسیحی ایمان کی ذلت کی بنیادی وجہ بنی جو کہ نئے عہدنامے سے بہت مختلف ہے'' [35]

تاہم ابتدائی پوسٹ اپاسلک کلیسیا کی مسیحی سٹاریالوجیکل کی رہائی کو تعلیم پر کلیسیائی کو بیان کیا گیا جو اصل میں ساری کلیسیا میں ہوا (یہاں ہمیشہ ''باقی ماندہ'' تھے جنہوں نے مزاحمت کی) جو پولس کی تعلیم سے بعید تھی جو کہ نجات کے لیے تھی اُس فضل اور رواجیت کے لیے جو کیلئے ایمان کے وسیلہ سے تھی، ایک ٹراجیکٹری جو ممکنہ طور پر پلیگن ازم میں، سیمی پلیگن ازم میں تھی، اور سیمی۔سیمی پلیگن ازم میں، جس نے بعد ازاں تھامس اکوئنس کے نظام میں عام فروغ پایا، اور آخر کار کونسل آف ٹرینٹ پر رومن کیتھولک کی سرکاری حالت بنی۔

یہ طبعیاتی سٹاریالوجی رویا (کیونکہ یہ وہی ہے جو یہ ہے) جو اپنے خالص انداز میں تھی، جسے بینجمن بی۔وارفیلڈ نے ''آٹوسٹوری ازم'' (اپنی نجات) کے لیے بیان کیا، جسے کلیسیا پیلگیس کے نام پر ''پلیگن ازم کہتی ہے، جو کہ چوتھی صدی کے آخر اور پانچویں صدی کے آغاز پر ایک انگریز زاہد نے سکھایا۔یہ رویا اُس کا مقابلہ کرتا ہے جس سے لوگ اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں، ایسا کہتے ہوئے کہ، اُن کی ذاتی طاقتیں ایسی ہیں جسے لوگ ہر طرح سے کرنے کے قابل ہیں جسے خدا اُن سے نجات کے لیے تقاضا کرتا ہے۔

اِس سٹوریک منصوبے کے خلاف، سُپر نیچرل اسٹک بصارت، جسے اگسٹین کے بعد اگسٹن ازم کو سونپا گیا (354۔430)، ہپو کے بشپ نے، جس

نے طاقت سے پلیگیس تعلیمات کی مزاحمت کی، یہ اصرار کرتے ہوئے کہ لوگ اپنے آپ کو بچانے کے قابل نہیں ہیں اور یہ روح کو بچانے کی ساری بنیادی طاقتیں خدا کی طرف سے آتی ہیں۔''۔۔۔ یہ ایک مرتبہ سب کے لیے ترہیت دیا گیا کہ مسیحیت مذہب کو قائم رکھتی ہے، اور گناہ ہگار لوگوں کے لیے مذہب، اور ایسا آتھیکل نظام میں نہیں ہوتا، جو صرف راستی کے لیے درست بیٹھتا ہے اُن کے لیے جن کو نجات کی ضرورت ہوتی ہے''[36] دوسرے الفاظ میں، یسوع مسیح کی کلیسیا، اُن دُنیا کے تمام مذاہب کے درمیان اس تعلق میں ہے، یہ سُپر نیچرل اسٹک'' یا ''اگسٹینین ''کے عقیدے کی تحریکوں میں ہے جن میں سٹوریک تصور پایا جاتا ہے کہ خدا لوگوں کو بچاتا ہے، اور ہر مسیحی کو اس ''اگسٹینین ''سمجھ میں ہونا چاہیے، جو اُس کے ستوریک اعتقادات میں ہے[37] جیسے میں نے اشارہ کیا ہے، پیلیگن ازم 418 عیسوی میں اس کے اپنے کونسلرز سزا کی وجہ سے نہیں مری، لوگ ایسے پیدا ہوئے جیسے وہ پیلگین دلوں کے ساتھ ہیں، یہ حقیقت اسے ضروری بناتی ہے کہ وہ یہ جنگ ہر نسل کے ساتھ کریں۔ بلکہ، یہ صرف زیرِ زمین ہوئی، اسی دوران چرچ کی تراش خراش کے ساتھ اُسے دق کرنا، تراش خراش جو محض کلیسیائی سزا کے خطے سے بچنے کے لیے تھی۔''[38] کوئی دوسری کونسل نے واجبیت کی تعلیم پر بات چیت کرنے کے لیے اجلاس طلب نہیں کیا جو [529] اور 1545 کے درمیان تھا، جب کونسل آف ٹرینٹ نے اُس اُس تعلیم کے لیے بحث کی جو بہت سی دیگر چیزوں کے درمیان تھی۔ یہاں ایک ہزار سال کا عرصہ تھا جس کے دوران کلیسیا کی تعلیم واجبیت کے معاملے پر خاموش رہی۔ اس خاموشی کو اورنج دوم کے بیان کی اہمیت کو مزید بڑھانا تھا جو کہ اس معاملے پر تھا، جیسے یہ قرونِ وسطیٰ کے دوران واجبیت کی تعلیم پر مسیحی کلیسیا کی قطعی تعلیم کی نمائندگی کے لیے آئے، اس سے پہلے کہ کونسل آف ٹرینٹ اجلاس طلب کرتی۔ حالیہ سکالرشپ یہ قائم کر چکی ہے کہ زمانہ وسطیٰ میں کوئی بھی ماہرِ الٰہیات اورنج دوم کے فیصلوں کا حوالہ نہیں دیتا، یا ان فیصلوں کے وجود کی خفیف سی بھی آگاہی نہیں دکھاتا۔ کیونکہ وجوہات جنہیں ہم آسانی کے ساتھ نہیں سمجھتے جو کہ دسویں صدی سے 1545 میں کونسل آف ٹرینٹ کے اکٹھا ہونے تک ہیں، ویسٹرن کلیسیا کے ماہرِ الٰہیات ایسی کونسل کے وجود سے بے خبر دکھائی دیتے ہیں۔ زمانہ وسطیٰ کے ماہرِ الٰہیات کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی تعلیم کو جو واجبیت پر تھی اُس کی بنیادی کونسل آف کارتھج کی شریعت پر رکھیں، جو کہ سادہ طرح اس کے کھینچنے کو برداشت کرنے کے قابل نہیں جو اُن پر لاگو کرنے کے لیے آئے۔ تکنیکی اصطلاحات کی بڑھتی ہوئی درستی کو الٰہیاتی مکتب میں استعمال کیا گیا جو اُن سے سراسر اجنبی تھا جو خالص طور پر اُنہیں کام میں لاتے تھے''[40]۔

اُسی دوران سیکنڈ کونسل آف اورنج جو 529 عیسوی میں تھی اُس نے چرچ کو سیمی پلیگن ازم سے بچایا، افسوس کے ساتھ اسی کونسل نے سیمی۔ سیمی پیلگن میں چرچ کے ساتھ بے وفائی کی جس میں انسانی آزاد مرضی کے ساتھ امتناہی فضل کی ناقابلِ مزاحمت کا انکار شامل تھا، جس میں الٰہیاتی بصارت ممکنہ طور پر قرونِ وسطیٰ کے مشہور نعرے کے اسلوبِ بیان کے ساتھ آئی کہ: ''خدا اُن کے لیے اپنے فضل سے انکار نہیں کرے گا جو وہ کرتے ہیں جو اُن کی طاقت میں واقع ہے'' (دیکھیے سی ایسٹ میں اوکماس کے ولیم کے حوالے کو ''وہ کرنا جس میں آپ ہیں'') صدیوں سے بار بار پروٹسٹ کرنے کی بجائے اُن لوگوں سے جیسے کہ گوٹ چاک، بریڈوارڈن، وائے کلف، اور ہس، ممکنہ طور پر تھامس اکوئنس، جیسا کہ ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں، اِس الٰہیاتی بصارت کو اور کونسل آف ٹرینٹ کو با اصول کر چکے ہیں (1545) جن کو کاؤنٹر ریفارمین روم کے ساتھ اُن کلیسیاؤں کی شراکت کی قانونی حالت کو بیان کرنا تھا [41] ایسا کرنے سے، کونسل آف ٹرینٹ نے اکیلے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کی پولس کی تعلیم کو رد کیا اگرچہ اُن ک اپنے انسانی فطرت کا علم رکھنے والے مفکر اراسمس آف روٹرڈام نے اور دیگر رومی ذہین مفکرین نے اُس وقت اس حقیقت سے پردہ اُٹھایا کہ جیروم کی لاطینی ولگیٹ کا یونانی لفظ میٹانیو (''توبہ'') کا غلط ترجمہ کیا گیا ہے جیسے کہ ''توبہ کرنا'' اور یونانی لفظ ڈیکیو (''راستبازی کا اعلان) جیسے کہ ''راست بننا''۔

سولہویں صدی کے ریفارمرز، بائبلی مفکرین ہوتے ہوئے، اُنہوں نے روم کی سٹوریالوجی کو اس کے لازم و ملزوم غلطیوں کے ساتھ رد کر دیا اور اور واپس اُن کی پہلی اگسٹین کی بہترین بصیرتوں میں لوٹ گئے اور خاص طور پر، الہامی بصارتوں کے لیے اُس کے سامنے، جو پولس نے گلتیوں اور رومیوں کو خط لکھے تھے۔ لیکن افسوس کے ساتھ جہاں پروٹسٹنٹ ازم کو رکھا گیا، اِس کا ''خوا''۔''یا'' یا روجیں (''اکیلی'') (اس کا سولہ سکرپچر، سولہ گریٹا، سولہ کرسٹس، [42]

سولہ فائیڈ، سولہ ڈیوگلوریا دیکھیے)، رومن کیتھولک الہیات نے اس کے "دونوں ۔اور" یا ایٹ ("اور") کو جاری رکھا (اس کی کلام اور روایت، مسیح اور مریم فضل اور فطرت، مسیح پر ایمان اور اعمال، مسیح پر ایمان اور نفس پروری، مقدس اور لادینیت کو دیکھیے)۔ یہ سب "اور" ایکونس کے وژن وخدا اور مخلوق کے درمیان (اینگلویا اینٹس) انسانی مطابقت" کے لیے روم کی تھیالویکو فلاسفکل کومٹمنٹ پر کام کو پورا کرتے ہیں، جس کو روم بعد میں ذہن میں لاتا ہے، جو ریفارمیشن الہیات کے خلاف تھا، جو ابھی تک بنیادی طور پر پیدائش کے زوال کے باوجود بہتر تھی۔ کیونکہ وہ جنہیں خدا کے کام پر بھروسہ رکھنا تھا اور اپنے "نیک اعمال" پر اور مریم اور مقدسین کی راستبازی اور درمیان میں پڑنے کی اور اُن کی زیارت اور اُن کی نفیس پروری کی خرید، پولس کے مطابق مسیح کے صلیبی کام کے مقابلے میں کوئی قدر نہیں رکھتے (گلتیوں 2:5)، جو اپنے آپ کو مسیح کے ساتھ جوڑتے ہیں (4:5 اے)، جو فضل سے دور ہوتے ہیں (4:5 بی) صلیب کے دفاع کو ختم موقوف کرتے ہیں (11:5)، دوسری "اناجیل پر بھروسہ کرتے ہیں جو کہ بالکل بھی انجیل نہیں ہے" (1:6 ۔7) اُن کی روحوں کے خوف میں اور یہاں یہ دکھاتے ہوئے کہ اُنہیں کبھی روح القدس کی طرف سے درحقیقت دوبارہ جنم نہیں دیا گیا تھا (یا اُنہیں پاک کلام کی تعلیم کو قبول کرنا تھا) لیکن وہ ابھی تک اپنے گناہ میں گُم ہیں۔

کیونکہ پلیگن ازم، جس میں وہ سب ردوبدل کردہ اصلاحات شامل ہیں جنہیں آج لیا جاتا ہے (جیوڈسم، رومن کیتھولک ازم، آرمینین ازم) یہ ہمیشہ سولہ گریٹا، سولہ کرسٹس، سولہ فائیڈ، سٹوریک اصول پر حملہ ہے، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ وہی کرتا ہے جو انسان تقاضا کرتا ہے جو کم از کم اُس کی نجات کے اثر کے لیے کسی حیلے کی پیدائش کرتے ہیں، کو کسی طرح داخلی نہیں، جو کم از کم اُس کے تعاون کے لیے ابتدائی فضل، یسوع مسیح کی سچی کلیسیا کو یہ یقین کرنا تھا کہ سولہ گریٹا، سولہ کرسٹس، سولہ فائیڈ سٹوریک اصول جو پاک کلام کا تھا اور جسے پولس نے خاص طور پر جاری رکھا جس نے نجات کے تن تنہا رستے کے طور پر منادی کی۔

ڈاکٹر روبرٹ ایل، رینڈ، کونکس تھیالوجیکل سیمنری میں یک اصول الہیات کے پروفیسر ایمرٹس، ایف ٹی۔لوڈر ڈیل، فلورڈا، جنہوں نے بی۔اے۔ایم۔اے اور پی ایچ ڈی بوب جونس یونیورسٹی سے کی۔ایک بار آور مصنف، ڈاکٹر ،رینڈ نے حال ہی میں مسیح ایمان کی سیسٹمیک تھیالوجی کو شائع کیا (تھامس نیلسن، 1998)، جس میں اس سال کے ابتداء میں تثلیثی نظر ثانی کے لیے غور کیا گیا۔

[1] بروس ایم ۔میٹزگر، " اسفارِ محرفہ کا تعارف"، دی آکسفورڈ انوٹیڈ اسفارِ محرفہ (نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی، 1965)، x۔xi۔

[2] گلیسن ایل ۔آرچر، جے آر۔ پُرانے عہدنامے کے تعارف کا سروے (شکاگو: موڈی، 1985)، 75۔76۔

[3] میرل ایف۔ انگر ،پُرانے عہدنامے کی تعارفی گائیڈ (گرینڈ ریپڈ: زونڈروان، 1956)۔ 81۔114، اسفارِ محرفہ کو مظہر کے طور پر پیش کرنے کے ساتھ برتاو جس نے اس آشکارہ کیا کہ یہ کتابیں روح القدس کے الہام کی پیداوار نہیں ہیں۔لہٰذا آر ۔لیرڈ ہیرس کو بھی دیکھیے، الہام اور بائبل کی شریعت (گرینڈ ریپڈ: زونڈروان، 1957)، ابواب 6، 8، اور روجر بیکوتھ، نئے عہدنامے کی کلیسیا کا پُرانے عہدنامے کا قانون اور ابتدائی یہودیت میں اس کا پس منظر (گرینڈ ریپڈ: ایڈرمنز، 1986)، 338۔437۔

[4] ویٹیکن دوم ڈوی وربم، 9، (نومبر 1965) اعلان کرتا ہے کہ کلیسیا "ُاسے اکیلے پاک کلام کی تمام آشکارہ سچائیوں کے بارے یقین کرنے سے اتخراج نہیں کرتی ہے۔دونوں کلام اور روایت کو احترام اور نذر کیے جانے کی مساوی احساسات کے ساتھ قبول کیا گیا اور عزت بخشی گئی۔" (تاکید خاص)۔ یہ بدترین قسم کی الہیاتی رسائی ہے جب کوئی بہت زیادہ تشدد پسند رومن کیتھولک دلائل سے ثابت کرنے والا یوحنا 20:30 اور 21:25 کے بیانات میں سے اسے پاتا ہے کہ پاک شراکت بعد میں روایت بنتی ہے جو نئے عہدنامے کی تعلیم کے برعکس ہے۔

[5] چارلس ایلیٹ، رومن کیتھولک ازم کی روداد (لندن: جے۔میسن، 1851)، 40۔

[6] روم یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ مقدس پطرس بیسکلا کو پطرس کی قبر کی طرف بھی بنایا گیا تھا۔اس کرسمس کے پیغام کو 23 دسمبر 1950 میں دیا گیا تھا،

جسے پوپ پائیس بارہویں نے اعلان کیا تھا، اُس گڑھے کے نتیجے کے طور پر جسے سینٹ پیٹر بر سیکلا کے زیر سایہ 1939 تک جاری رکھا، یہ کہ" رسولوں کے شہزادے کی قبر کو پالیا گیا تھا" شاگرد۔ رسول، شہید (فلاڈلفیہ: ویسٹ منسٹر، 1853)، جس نے بڑے دھیان کے ساتھ اس کھدائی کی تحریری رپورٹس کی جانچ کی، اور نتیجہ اخذ کیا: "آرکیولوجیکل تحقیقات ہمیں پطرس کے روم میں رُکنے کے طور پر اس نہ ہی منفی یا تصدیقی سوال کے جواب کی اجازت نہیں دیتے۔ پطرس کی قبر کی شناخت نہیں ہوسکی۔ روم میں پطرس کے شہید ہونے کے حقیقی ثبوت کو براہ راست لغوی گواہوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔۔" (153)

[7] پیلٹی مورے کیٹسم۔ آفیشل ریوائزڈ 1949 ایڈیشن کا نیو کونفریٹرنٹی ایڈیشن (نیو یارک: بینزگر، 1952)، xx۔ رومن کیتھولک چرچ کی مسیحی تعلیم (1994) اس کو ایسے بیان کرتی ہے: "خداوند نے اکیلے شمعون کو بنایا، جس کا اُس نے نام پطرس رکھا، اُس کی کلیسیا کی "چٹان"۔ اُس نے اُس اپنی کلیسیا کی چابیاں دیں اور اُسے ساری غلے کا چرواہا مقرر کیا۔ کھولنے اور بند کرنے کا کام بھی پطرس کو ہی سونپا گیا جو کہ رسولوں کو بھی دیا گیا جو اس کے سربراہ کو جوڑتے ہیں۔ پطرس کا یہ خدمت کا کام اور دوسرے رسولوں کا کام کلیسیا کی ہر بنیاد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور اسے بشپوں نے پوپ کی فضیلت کے زیر سایہ جاری رکھا"

پوپ، روم کے بشپ اور پطرس کے جانشین، "بشپس اور ساری کمپنی کے ایماندار ہونے سے اتحاد کی بنیاد اور قابل دید ذریعہ کا دائمی ہونا ہے۔" ۔۔۔ "رومن پونٹف، اُس کے کام کی وجہ سے جیسے کہ مسیح کے کام کرنے والے کے طور پر، اور کلیسیا کے پاسٹر کے طور پر اُس کے پاس مکمل، اعلیٰ اور عالمگیر طاقت تھی جسے وہ ساری کلیسیا پر رکھتا تھا، وہ طاقت جسے وہ ہمیشہ غیر مزاحمت کے استعمال کر سکتا ہے (پیراگراف 881۔882)۔

[8] اسے تسلیم کرتے ہوئے، ہم انکار کرتے ہیں کہ پطرس رسولوں کے درمیان کسی "خاص طاقت" کے ساتھ تھا" (پریمس پوٹسٹس)

[9] بلا اختصار فہرست جس میں یسوع کے ظاہر ہونے کو شامل ہونا تھا اُس پہلی عورت کے لیے تھا جب وہ جلدی سے قبر کی طرف بڑھی (متی 18؛8۔9) اور پھر مریم کی طرف جس نے پطرس اور یوحنا کا اُس قبر تک پیچھا کیا اُن کو اطلاع دینے کے بعد کہ قبر خالی تھی (دیکھیے یوحنا 20:1۔18)۔

[10] ارنیئس ایسا بدعتوں کے خلاف کرتا ہے، III۔iii۔3، ایوبیس، نے ارنیئس کی پیروی کی، ایسا کرتے ہوئے جو اُس نے کلیسیائی تاریخ میں کیا III۔ii۔

[11] فلپ سکاف۔ مسیحی کلیسیا کی تاریخ (گرینڈ ریپڈ: ایرڈمنز، 1962 میں 1910 کی دوبارہ اشاعت)۔ I، 252۔

[12] جان کیلون (انسٹیٹیوٹس IV، vi۔16) نے رومن چرچ کی ابتدائی نیک نامی کے لیے تین وجوہات کو پیش کیا۔: 1۔ یہ رائے بہت غالب بنی کہ پطرس ڈھونڈ لیا گیا تھا اور روم کی کلیسیا کا چرواہا تھا (یہ رائے یقیناً غلط تھی۔ آر ایل آر)۔ (2) کیونکہ روم سلطنت کا دارالخلافہ دہر تھا، چرچ کے راہنما غالباً دوسرے چرچ کے راہنماؤں کی نسبت ساوی معاملات میں بہت زیادہ باخبر، ماہر اور تجربہ کار تھے۔ (3) کیونکہ کلیسیا کا نصف مغرب تعلیمی تکرار میں مشرقی نصف کی مانند مشکل میں نہیں تھا، اس نے روم کے اختیار میں بشپوں کے طور پر اضافہ کیا جسے اُن مشرق، گریس، اور افریقہ کی خدمات میں سے برطرف کر دیا گیا تھا جسے اکثر روم اور رومی بشپوں میں دیکھا گیا تھا۔

[13] رومن کیتھولک اپالوجسٹ ایچ۔ برن۔ ٹڈروک اس پاپائی ترقی کو قبول کرتا ہے (لندن: فیبر اور فیبر، 1954) 130، جب وہ لکھتا ہے: "پہلی دو صدیوں کی تحریروں میں کوئی بھی مقدس پطرس کے روم کا بشپ ہونے کو بیان نہیں کرتیں۔ یہ دستاویز، ثابت قدمی کی نشاکرتی ہے جس نے اس مذاق میں دھوکہ دینے کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا۔

[14 'یہ دستاویز اور اسے نیکولس آف کیوسا اور لورنزو ویلا میں پندرھویں صدی میں سے آٹھویں یا نویں صدی میں سے نکالا تھا جسے سلوسٹر اول کو دیا گیا تھا (314۔335) جسے اطا کیہ، کونسٹینٹیپول، الیگزینڈریا، اور یروشلیم اور سارے اٹلی پر غالبا تھا، جس میں روم، اور رومنی سلطنت کے مغربی ہاف کے ضلع، مقامات اور شہری شامل تھے۔

[15] میں اُس طالبِ علم کا حوالہ دونگا جو ولیم کنیگھم کے ذہانتی سلوک کے معاملے کے بارے پڑھنے میں بہت دلچسپی رکھتا تھا، "پاپائی فضیلت،" تاریخی الٰہیات (ایڈن برگ: سچائی کا اشتہار، 1960 دوبارہ اشاعت)، I، 207۔226۔

[16] کینرک کی دستاویز کو اجازت حاصل نہیں تھی کہ وہ اسے کونسل کو دے لیکن اسے بعد میں "ویٹیکن کونسل کے اندرونی نظریے" کے عنوان سے، دیگر بصیرتوں کے ساتھ شائع کیا گیا۔ لیونا ڈویسلے بیکن (نیویارک: امریکن ٹریکٹ سوسائیٹی، 1871)۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ گریفن تھامس، الھایات کے اصولوں کو بھی دیکھیے (لندن: لونگمین، گرین، 1930)، 470۔471۔

[17] ابتداء، متی 16:18 پر: "۔۔۔ چٹان کا مطلب مسیح کا ہر شاگرد۔"

[18] ٹرٹولین، شرم وحیات پر، xxi۔

[19] سائپرن، لپسڈ کے لیے، خط چھبیسواں۔ 1 کلیسیا کے اتحاد پر، صحیفہ 1۔4۔

[20] آگسٹین، زبور 61 کی تشریح، پیرا۔3: "لیکن اس معاملے میں کلیسیا کو چٹان پر بنایا جائیگا تو کسے چٹان (پہاڑ) بننا تھا؟ پولس کے کہنے کو سُنیئے: 'لیکن چٹان مسیح ہے۔' اُس پر ہم اسی لیے تعمیر کرتے ہیں۔" نئے عہدنامے کے اسباق پر واعظ نمبر 26، پیرا 1: یہ دیکھنے کے لیے کہ مسیح چٹان ہے (پیٹرا) پطرس مسیح لوک ہیں۔۔۔ (مسیح نے کہا)۔۔۔ اس چٹان پر جس کا تُم نے اقرار کیا، اس چٹان پر جس کی تُم نے پہچان کی اور قبول کیا، ایسا کہتا ہے کہ، "تُو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا؛" جس پر میں اپنی کلیسیا بناوں گا، یہ میرے اُوپر، زندہ خدا کے بیٹے اُوپر ہے، جس پر میں اپنی کلیسیا بناوں گا، 'میں تجھے اپنے اوپر بناوں گا، نہ کہ مجھے تیرے اوپر۔'" پیرا 2 "پطرس چٹان پر بنایا گیا تھا، نہ کہ چٹان پطرس پر بنائی گئی تھی۔" تثلیث پر بھی دیکھیے۔ II۔17۔28۔

[21] مارٹن لوتھر، جو لوتھر کہتا ہے (سینٹ لیویس: کنکورڈیا، 1959)، II 1070، پیرا 3412: "پوپ خدا کے خلاف کفر بولنے والا ہے جس میں ہی وہ اپنے آپ کو اس اقتباس میں رکھتا جسے اکیلے مسیح کے لیے بولا گیا تھا۔ وہ چٹان بننا چاہتا ہے، اور کلیسیا کو چاہیے کہ وہ اُس پر آرام کرے۔۔۔ اسی لیے ہم اسے دیکھتے ہیں جس میں ہم اس کے سادہ معنی کو رکھتے ہیں، جیسے کہ، مسیح بنیاد ہے جس پر کلیسیا قائم ہے۔" (دیکھیے لوتھر کے کام، 17۔II۔449 ایف۔

[22] جان کیلون۔ متی 16:18 پر، انسٹیٹیوٹس۔ IV۔vi۔6

[23] الرچ زوینگلی، "خدا کے کلام کی وضاحت"، زونگلی اور بولنگر، والیم XXIV مسیحی کلاسک لائبریری (فلاڈلفیہ۔ ویسٹ منسٹر، 1953)، 192۔193: "پوپ ایسا کہتے ہوئے شکایت کرتا ہے۔ 'تُو پطرس ہے، یہ کہ، پتھر، یا چٹان، اور اس پتھر پر میں اپنی کلیسیا بناوں گا۔' کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس غلطی پر ہیں اگر ہم اس کی سادہ سی سمجھ کی پابندی نہیں کرتے۔۔۔؟ بالکل نہیں۔ کیونکہ ہم پاتے ہیں کہ مسیح اکیلا ہی چٹان ہے، مسیح اکیلا ہی سربراہ ہے، مسیح اکیلا ہی تاک ہے جس میں ہم محفوظ رہتے ہیں۔ اسی لیے مسیح نے اپنے آپ کو چٹان کہا جس پر اُس کی کلیسیا تعمیر ہے، اور یہ الفاظ کی اصل سمجھ ہے۔ جب اسے پاپائی اسقف پر لاگو کیا گیا ہے یہ الفاظ فطرتی نہیں رہتے۔"

[24] میرے یسوع، الٰہی مسیحا کو دیکھیے: نئے عہدنامے کی گواہی (فلپ برگ، این۔ جے۔۔۔ پریسبائٹرین اور ریفارمڈ، 1990، 50۔51، 176۔178۔

[25] یہ جُملہ بلاشبہ، کہ "آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں" علامتی طور پر بادشاہی اختیار کی طرف اشارہ کرتا ہے، لہٰذا یسوع متی 16 میں "بادشاہی اختیار" پطرس کو دے رہا ہے۔ لیکن یہ اختیار اس ایک طرف کو بیان نہیں کرتا جسے خاص موقع پر کیا گیا تھا کیونکہ متی 18 کا سیاق و سباق اس حوالے کو رکھتا ہے جو کلیسیائی نظم وضبط کے لیے ہے۔ ان دونوں کے ساتھ یسوع کو اپنی کلیسیا کو بنانا تھا۔ یہاں ہمارے خداوند کے لیے ایک ایسا بیان ہے جو کہ "شاہی تعمیراتی اختیار" اپنی کلیسیا کو دینے کے بارے میں، وہ مقرر ربیوں کو ایسا نہیں کہہ رہا تھا جو "موسیٰ کی گدی" پر بیٹھے تھے، جو نہ تو خود بادشاہت میں داخل ہوئے تھے نا ہی دوسروں کو اس میں شامل ہونے دے رہے تھے، بلکہ یہ اقرار کر رہے تھے کہ "کلیسیا "علم کی کنجیوں" کی مالک ہے۔ (لوقا 11:52)۔

[26] میری متی 19:16 کی یونانی عبارت کے ترجمے میں "اُن کو باندھا جائے گا" اور "کھولا جائے گا" اس حقیقت کو سامنے لاتا ہے کہ ان دونوں کی نشاندہی زبانی تعمیر ہے جسے آنے والے کامل پیچیدہ کلام کے طور پر جانا جاتا ہے۔ہنری۔جے۔کیڈبری یوحنا20 :23 متی 19:16، اور متی 18:18 " کے معنی میں جے بی ایل (والیم۔58، ستمبر۔1939)، 253 میں ترغیب دیتا ہے کہ "سادہ مستقبل ایسے دکھائی دیتا ہے۔۔۔جیسے کہ میرا انگریزی کا ترجمہ اس یونانی تعمیر کے لیے ہو لیکن جے۔آر مینٹری، اسے یوں بیان کرتا ہے کہ ترجمے جن کی میں نے ترغیب دی محض خبرداری ہیں لیکن انگریزی ترجمے بھی ہیں جو یونانی طاقت کو گرفت میں کر لیتے ہیں۔

لیکن یہاں باندھنا اور کھولنا جس کی یسوع بات کر رہا ہے لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے اور قائم رکھنے کے بارے میں ہے (دیکھیے یوحنا 23:20، دیکھیے مکاشفہ 1:5)۔اس کا صرف یہ مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ جنہیں کلیسیا انجیل کی منادی کے وسیلہ سے ایمان کے لیے لاتی ہے یہ وہ ہیں جو پہلے سے ہی خدا کے چُنے ہوئے ہیں اور وہ ہیں آخر کار کلیسیا پیغام کو نام دیتے ہیں یا وہ جو آخر کار کلیسیا سے باہر ہوتے ہیں جو پہلے ہی سے چُنے ہوئے نہیں ہیں۔

ڈی۔اے۔کیرسن اپنے بائبل کے تبصرے میں جو اُس نے متی پر کیا، 8، 373، میں اس یونانی تعمیر کے ترجمے کے ساتھ متفق ہے لیکن اس ترجمے کے پُر معنی ہونے کے ساتھ اُس کی سمجھ مجھ سے مختلف ہے: جو کچھ پطرس کھولتا یا باندھتا ہے وہ کھویا اور باندھا جائے گا، کتنی دیر وہ اس الٰہی انجیل کے ساتھ جُڑا رہا ۔۔۔وہ جنہیں کدا کی طرف سے باندھا یا کھولا گیا ہے جو پہلے ہی سے عیاں کیے جا چکے ہیں۔۔۔" میرے خیال میں، کیرسن اس عبارت کے معنی کے لیے وضاحت بہت کارآمد نہیں ہے۔

ایک آخری رائے یہ ہے کہ : یسوع یوحنا20 :22 میں کاہنانہ طاقت کو سراسر قائم نہیں کر رہا تھا، جس سے روم ہم چشم ہوتا ہے (کیتھولک چرچ کی مسیحی تعلیم ، پیرا976): (1) فعل، "اُس نے پھونک ماری، مضارع ہے اور کوئی خاص شے نہیں ہے، یہ موجود شاگردوں پر پھونک مارنے کی صلاح ہی دے رہی ہے، نہ اُن میں کچھ افراد پر، (2) دوسرے، جو شاگردوں کے طور پر شامل ہوئے، یقیناً موجود تھی، دیکھیے لوقا 24: 33 ایف ایف۔یسوع کا یہ عمل پنتیکوست کے دن اُس کے عمل کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔دیکھیے اعمال 1:5، 8، 2:2، 4، 33۔

[27] ای۔پی۔کلونی، کلیسیا کی بائبل کی تعلیم (غیر اشاعت شُدہ کلاس روم سلیبس)، II، 108۔109۔

[28] جیک ڈین کنگس بری، "متی کی انجیل میں پطرس کی تفصیل الٰہیاتی مسئلے کے طور پر" جے بی ایل 98/1 (مارچ 1979)، 69۔83۔

[29] اُس وقت یسوع یقیناً اس موقع پر ارامی میں بات کر رہا تھا، اُس نے غالباً قبولہ کو استعمال کیا، ایک عبرانی سے لیا گیا لفظ، مرقس 7:26، ایک موقع پر جب اُس نے اُس کے پاس جانے کی بات کی جس نے مجھے بھیجا ہے، یہودی حیران تھے وہ یونانیوں کو سکھانے کے لیے یونانیوں کے درمیان انتشار پیدا کر رہا تھا۔یوحنا 7:35، کچھ یونانیوں ن محسوس کیا کہ وہ آزادی کے ساتھ اُس سے بات کریں، یوحنا 12 :20، آخر کار، اُس نے پیلاطوس سے بات کی جو بڑی مشکل سے ارامی یا عبرانی کو جانتا تھا اور اسی لیے اُس نے اس موقع پر یونانی میں بات کی۔

[30] خواہ کیتھیسن کو اس طرح بیان کیا گیا ہے جیسے عالم ارواح کے طور پر (جسے فتح نہیں کیا گیا) اور کلیسیا کو ایک حملہ کرنے والی طاقت کے طور پر، یہ تبصرہ نگاروں کے درمیان بحث کرنے والا معاملہ ہے۔

[31] کینتھ ایسکوٹ کرک، خدا کا رویا: سم بونسن کی 1928 میں مسیحی تعلیم جو بیمپٹن لیکچرز میں تھی (لندن: لونگمن، گرین۔1931)، 111۔

[32] جے۔ایل۔نیو، مسیحی خیال کی تاریخ (فلاڈلفیہ، موہلن برگ، 1946)، I، 37۔39۔

[33] جے۔این۔ڈی۔کیلے، ابتدائی مسیحی تعلیم (لندن: اڈم اور چارلس بلیک، 1958)، 163۔164، 165، 168۔169، 177۔178، 184)

[34] رچرڈ لولیس، ''تاریخی جڑوں اور تسلسل کے لیے بُلاوہ'' نیو آرتھوڈکس ایونجلیکل، روبرٹ ویبر اور ڈونلڈ بلوچ کی جانب سے ردوبدل کردہ (ناشویلی، تھامس نیلسن، 1978)49، خاص تاکید۔

[35] تھامس ایف۔ٹورنس، رسولی فادرز میں فضل کی تعلیم (گرینڈ ریپڈ: ارڈمینس، 1559)، 133، 138، خاص تاکید۔

[36] بینجمن بی۔وارفیلڈ، نجات کا منصوبہ (دوبارہ اشاعت گرینڈ ریپڈ: ارڈمینز، این۔ڈی۔)36۔

[37] میرا اصلاح دینے کا یہ مطلب نہیں جو میں نے کہا کہ اگسٹین ہمیشہ مافوق الفطرت اصول کے لیے مستحکم ہونے کو رکھتا تھا، کیونکہ یہ سادہ طرح تاریخی ریکارڈ کا معاملہ ہے جسے اُس نے نہیں کیا۔اگسٹین میں کوئی ایک اس نجات کی تعلیم کو اور اور اس کے ساکرامنٹس کی تعلیم کو حاصل کر سکتا ہے (دیکھیے ایل برکوف، با اصول الٰہیات، 559)۔مثال کے طور پر کوئی اسے یوں بیان کر سکتا ہے کہ اُس کے اقرار میں جب وہ لکھتا ہے کہ، ''تُو نے اپنے لیے مجھے منتقل کیا تا کہ میں مزید ڈھونڈا نہ جا سکوں۔۔۔اس دُنیا کے وعدوں میں''(12:8) اور دوبارہ،''تمہارے تحفے سے میں مکمل طور پر اس پر نہیں پہنچا جو میری خواہش تھی بلکہ اُس مرضی کے لیے جو تیری خواہش تھی''(9۔1، تاکید) اگسٹین پھر یہ بیان کرتا ہے کہ امبروز کے اُسے بپتسمہ دینے کے بعد''ہمارے ماضی کی ساری تشویش جاتی رہی۔''(9۔6) وارفیلڈ یہ مشاہدہ کرنے میں واجب ٹھہرتا ہے کہ پروٹسٹنٹ ریفارمیشن، خاص کر ریفارمڈ سمت کی طرف، اگسٹین کی فضل کی تعلیمیں اُس کی چرچ کی تعلیم کے برعکس تھی۔اس کے مقابلے میں ریفارمیشن انسانی تقسیم، اُس کی پابندی جو تاریک اور غلط تھی اگسٹین کی گرفت کی تصدیق کرتا ہے، اور انجیل کے جلال جو اُس کی وجہ سے تھا جس میں خوشخبری شامل تھی۔

[38] وارفیلڈ۔نجات کا منصوبہ، 36۔

[39] میک گراتھ، لوتھر کی صلیب کی الٰہیات (آکسفورڈ: بلیک ویل، 1985)، 11۔

[40] میک گراتھ، لوتھر کی صلیب کی الٰہیات، 11۔ 12

[41] افسوس کے ساتھ اِس الٰہی فضل کی ناقابلِ مزاحمت کا انکار اُس انسانی مرضی کی طاقت سے تھا جسے بعد میں جیکبس آرمینیس اور اُس کے حواریوں نے حمایت کی۔

[42] پروٹسٹنٹس سولا کرسٹس پر یقین نہیں رکھتے تھے، کیونکہ پولس بیان کرنے کے طور پر سکھاتا ہے کہ ہمیں باپ کا یقین کرنا ہے (روح کی کسی وسعت کے ساتھ) اگر ہم واجب بنتے ہیں (رومیوں 5:4، 5، 23)۔لیکن اگر یہ سچ ہے کہ ہم مسیح پر بھروسہ نہیں رکھتے اور اپنی راستبازی کے لیے تعزیتی فرمانبرداری پر بھروسہ رکھتے ہیں۔بلاشبہ، اسی لیے ہم پروٹسٹنٹس ہیں: ہم''کلام کے بڑے الفاظ'' کو سنجیدگی سے نہیں لیتے ہیں، جیسے کہ''تقدیر''،''واجب ٹھہرایا جانا'' اور ''پاکیزگی''، بلکہ اس کی بجائے چھوٹے الفاظ کو، خاص طور پر، خاص لفظ''ایک'' کو (جو کہ اصل میں سولا کرسٹس میں سولا ہے، اور اس کے ساتھ سولا گریٹا اور سولا فائیڈ کا الجھاو شامل ہے)، اُن فقروں میں جیسے کہ،''یسوع مسیح ایک انسان''(رومیوں 5:15)،''ایک کے وسیلہ، یسوع مسیح (رومیوں 5:17)،'' راستبازی کے ایک عمل کے وسیلہ (رومیوں 5:18)، اور''ایک کی فرمانبرداری کے وسیلہ) رومیوں 5:19)۔ہم اس ایک شخص کے کام کی فرمانبرداری کو شامل کرتے ہیں اپنی''راستبازی'' کے لیے نہیں، جو کہ ماہواری چھیتڑے ہیں (یسعیاہ 6:64، دیکھیے ططس 5:3)، جو کہ مقدسین کے فرضِ منصبی کے قیاس کردہ کام نہیں ہیں، نا ہی مریم کے فرضِ منصبی کے کام ہیں نہ ہی کسی اور کے!''یسوع نے اس سب کی ادائیگی کی، اُن سب کی۔گناہ قرمزی ناپاکی کو چھوڑ چکا ہے، اُس نے اسے برف کی مانند سفید بنا دیا ہے۔''

[43] رومن کیتھولک کلیسیا سکھاتی ہے کہ مسیحیوں کی دعا اُن کے لیے، جو نا کامل طور پر پاک صاف ہیں (یہ کہ، واجب ہیں) وہ اِس زندگی میں وہ رومن کلیسیا کے ساتھ شراکت سے انکاری ہیں، اور وہ موت کے بعد مقامِ کفارہ پر چلے جاتے ہیں، جہاں وہ''پاکیزگی میں چلے جاتے ہیں (وہ ایسا اُس کفارہ کے مقام پر اذیت برداشت کرنے سے کرتے ہیں)، وہ ایسا آسمان پر خوشی میں داخل ہونے کے اُس پاکیزگی کو حاصل کرنے سے کرتے ہیں۔'' کیتھولک

کلیسیا کی مسیحی تعلیم، پیرا 1030)۔ یہ خاص طور پر جیورجی دی گریٹ تھا، جس نے 590 ۔604 تک پاپائی تخت پر حکمرانی کی، ’’جس نے اُس تعلیم کو شکل دی اور اُس ن اسے (رومنی) کلیسیا کے ساتھ جوڑا، جس سے اُس نے حکومت اور آمدنی کے موثر ہونے کو انجام دیا۔ (چارلس ہوج، با اصول الٰہیات ،III، 770)۔ اسے بعد ازاں ایمان کے مضمون کے ساتھ جوڑتے ہوئے اعلان کیا گیا جو کہ کونسل اور فلورنس (1439 ۔1445) اور کونسل آف ٹرینٹ (1545 ۔1563) میں کیا گیا۔

پروٹسٹنٹس نے درست طور پر اس سارے اصول کو ’’نا صرف ایک اور اجنبی بالیدگی کے ساتھ جوڑا جس نے اپنے آپ کو رومن کیتھولک چرچ کی الٰہیات کے ساتھ جوڑا ہوا تھا‘‘ (آر۔ لیرڈ ہیرس، ابتدائی پروٹسٹنٹس تعلیمات [کتابچہ] V، 7)، بلکہ اسے ایسی تعلیم کے ساتھ بھی جوڑا جو رومی کہانت کے ساتھ چرچ کے نظام کے ساتھ بھی تعلق رکھتا تھا، جو کہ بذاتِ خود آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ تھا۔

روم سکھاتا ہے کہ ’’دائمی خیرات جو وفاداری کے ساتھ جو پہلے ہی اپنے آسمانی گھر میں پہنچ چکے ہیں، جو اپنے گناہوں کا کفارہ دے رہے ہیں اور وہ جو ابھی تک زمین پر ہیں اُن کے درمیان تعلق رکھتے ہوئے وجود رکھتا ہے۔ (تاکید) یہ کہ وہ مسیحی جو ابھی تک زمین پر رہ رہے ہیں وہ اس مقامِ کفارہ میں ہونے والوں کی امداد کر سکتے ہیں تا کہ وہ اپنے لیے نفس پروری کو خریدتے ہوئے آسمان (جنت) کو حاصل کر سکیں۔ (دیکھیے پوپ پال چھیواں، انڈلجنٹویم، ڈوکٹرینا ،5)، رومی اصول کے مطابق پوپ کے پاس اس نفس پروری کی اصطلاحات کے لیے اعلان کرنے کا اختیار تھا، اور اس کی خرید کے لیے ادل بدل میں وہ اسے ’’چرچ کے خزانے‘‘ میں دے دیتا ہے، اور وہ ایسا کاہنوں کے انتظام کے وسیلے، مسیح، مریم اور مقدسین کی فضیلت کے ساتھ کرتا ہے اُن خریدنے والے عزیزوں کے فائدے کی خاطر جو اس مقامِ کفارہ میں اذیت برداشت کر رہے ہوتے ہیں (دیکھیے کیتھولک چرچ کی مسیحی تعلیم پیرا، 1471 ۔1479)۔ یہ تعلیم نشاندہی کرتی ہے کہ، یہ شاید اتنا واضح ہو جتنا یہ ہو سکتا ہے کہ جو روم سکھاتا ہے کہ مسیح کے وسیلہ نجات کی تابعیت مقدسین کے نیک اعمال کے وسیلہ سے بھی ہے جس میں ہم خدا کے سامنے اس تابعیت کو رکھتے ہیں، ایک اور سٹوریالوجی کے خاص مقام میں جس میں اینالوجیا اینٹس کے فلسفے کا انداز یا اسلوبِ بیان شامل ہے۔

[44] کارل بارتھ، ’’پیش لفظ‘‘ چرچ کی خود رائے، ترجمہ کردہ منجانب جی۔ ٹی تھامسن (ایڈنبرگ: ٹی اینڈ ٹی۔ کلارک، 1936)، I/1، x۔